

دو مشہور ترین شاگردوں کی تھیں ان میں سبھی رعلیت  
امام بھی اندسی یشیع... کی ہے اور جب علی الاطلاق  
موطا کا ذکر آئے تو پھر روایت مراد ہوئی ہے۔

ان میں دوسری روایت امام اعظم ابو حنیفہ  
کے تلمذ رشید امام محمد بن حسن شیعیانی تھے، بعض  
علماء فن کے نزدیک اس روایت کو بعض وجوہات سے  
امام بھی کی روایت پر ایمت حاصل ہے۔ تھے  
موطا کی زمانہ حاضر کی شروع میں حضرت

شیخ الحدیث مولانا محمد رکنی صاحب کی او جزا الالک  
کر اگر ماں اک اور ابن عینہ زہر تے تو حجاز کا حملہ  
چا۔ ان کی بڑی بادشاہی اور سنبھد مجلس ہوئی تھی،  
امام خود بڑے بربدار اور ذکری تھے، آپ کی مجلس میں نہ  
مقدے میں یہ تشریح علم سے بھر پڑے اور بہت سی  
وہ معلومات اس میں جمع ہو گئی ہیں اور وہ ہواداں  
میں آگئے ہوتا اور زادہ ہر کتاب میں ہوتی نہیں،  
کا علیریز ذکر تے ہیں، جو موطا کے مصنف ہیں اور ان  
کی جلالت شان اور علوم رتب پر امت کا الفاق  
پے دہ اگرچہ زمانہ اور وطن کے اختبار سے صحاب  
صحاب سے تقدم ہیں اور دوسرے فضائل و مکالات  
اور مقبولیت و محبوسیت میں فائی ہیں، لیکن صحاب  
ست کے ماتحت امت کے شفعت و اشتغال، تحقیق  
در درسیں اور صحاب کے نام سے اس کے موسوم  
ذہبی اپنی کتاب تذكرة المخالفات فرماتے ہیں:-

"امام ماں جن فضائل و مکالات سے آرائے  
تھے میرے علم میں کوئی دوسرا نہیں جو اسجا جامع المکالات  
ہو۔ ان میں سبھی خصوصیت درازی عمر اور علاوہ نہیں  
ہے، دوسری خصوصیت بڑھی ہوئی ذہانت فرمہ فرا  
اور علم کی وحدت ہے، تیسرا جیزان پر علامہ کا الفاق  
کا ذکر موطا اور صاحب موطا فیقر امت امام الرنجو  
ہے کہ وہ صحیح روایت کرتے تھیں اور حدیث میں  
حضرت کے اہبہ اسے ہم نے صحاب اور اصحاب صحاب  
ہونے کے اہبہ اسے ہم نے صحاب اور اصحاب صحاب  
کا ذکر موطا اور صاحب موطا فیقر امت امام الرنجو  
کا ذکر ہے کیا ہے یہ عزیزی پہنچ کر جدیں  
کس کا ذکر کیا جائے اور اس کی طرف بعد میں تو ج  
دلی جملہ وہ مرتبت میں ہوئی اور جسی میں بھی تھا فروہ  
امام کی مذکورت مذکورت میں ہوئی امام زہری  
امام زافر عبد اللہ بن دینار، ایں المشکندر اور  
ان میں سبھی دوسرے کیا جائے اور جسی میں سے احادیث  
کا سماجی امام شافعی فرماتے ہیں جب علامہ کا ذکر  
کے تو ماں ایں اس تباریہ ہیں اور فرماتے ہیں کہ  
لوئی اعلیٰ کتاب روئے زمین پر ایسی نہیں ہے جو  
موطا سے زیادہ صحیح ہو، دوسرے فرماتے ہیں کہ  
محمد زہری کے امام ہیں امام شافعی سے پہنچ منقول ہے

ان کتب حدیث کے علاوہ اور بھی بہت سے  
احادیث کے مجموعے ہیں جو مقبول ہوئے، اور علماء  
پاکیوں خصوصیت فقہ و فتاوی اور اس کے صحیح فوایل  
وقائع دیں امام کا تقدم و فضیلت ہے، چیزیں  
سال کی عمر ہوئی، صحیح قول کے مطابق ولادت شریف  
ست ۹۷۶ اور وفات ۹۸۴ میں ہوئی۔ لہ  
طیاسی کی مسند، امام طیاسی کی تشریح معانی الاتمار  
امام سليمان بن احمد طبرانی کی تینوں ماجہج، درقطنی  
او رسقی کی سنن، ابن جحان بُشی کی صحیح جامع  
جلد دوں میں شائع ہوئے، ابن خزیم کی صحیح،  
عبد الرزاق صنفی اور ابن ابی شیبہ کی مصنفات  
موطا کی دو مشہور روایتیں ہیں جو امام کے  
اوسمی السنہ قامی البعد ابو محمد حسین بن مسعود فرا  
(باقی صفحہ ۳۲ پر)

# مولانا حمدیت کی پیشادی پائیں

ترجمہ: بلاں عبدالغنی ندوی

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسن ندوی

# تعمیر حیات

محلیں صحفات و نشریات قرار الدین ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۱۰ اپریل ۱۹۹۵ء مطابق ۹ ربیعہ ۱۴۱۵ھ

جلد نمبر ۳۲

شمارہ نمبر



مولانا میمن افسند ندوی  
تائب ناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

زندگانی	اس دارہ میں	اگر صفحہ نشان	سالانہ	۱۰۰ روپے
	ہے تو اس کا مطلب	فی شمارہ	۵ روپے	
	بیرونی مالک فناں ڈاک	ایشیان، یورپی، افریقی و امریکی مالک	بھری ڈاک	۲۵ روپے
	بھری ڈاک جملہ	بھری ڈاک جملہ	۱۰ روپے	

منہج تعمیر حیات پوسٹ بکس ۹۳ ندوۃ العلماء، لکھنؤ  
ڈرافٹ سکریٹری جلس صحفات و نشریات نہیں کے نام سے بنائیں۔  
اور دفتر تعمیر حیات کے پست پر روانہ کریں  
اویز جلدی ہوتی ہے۔

پرنسپل شاہجہانی لے آزاد برس میں بیس کے دفتر تعمیر حیات محلی صحفات و نشریات ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے لیے شائع ہے

## کذا شی

خط و کتابت اور من آرڈر کرتے وقت  
کوئی دیگر امام سپ اپر خریداری نہیں کے  
ساتھ مسئلہ نام دیتے ضرور بخیں، خریداری  
نمبر ہر پتہ کی سلپ پر بخمارہ تباہے اگر آپ  
جديدة خریداری میں تو اس کی صراحت ضرور  
کوئی اس سے دفتری کارروائی میں آسانی  
اویز جلدی ہوتی ہے۔

کشمکش افغانستانی

اکھاری

# روحانی تربیت کا خلائق نظام

رمضان المبارک میں مسلمانوں کو مردوں اور عورتوں سب کو جو عاقل و بالغ ہوں بیمار اور بہت زیادہ بوڑھے نہ ہوں کر بھوک ذرا دیدر بھی نہ برداشت کر سکیں روزہ رکھنے کا حکم تھا۔ اس روزہ سے عقصود صرف بھوکار ہمانہ تھا بلکہ اس سے ایک خاص روحاںی حریت مقصود تھی کہ جس طرح بندہ نے زندگی کے سارے مشاغل و ہنگاموں کے ساتھ پورا ایک ہمیہ ہر قسم کی اختیاط کے ساتھ گذار لیا۔ غیبت و بد کلامی سے پرہمیز کیسی کو ظلم و ستم کا ناشانہ بنانے، کسی کا حق مارنے اور دھوکا دینے سے احتیاط کیا۔ غربیوں اور محتاجوں کی ضرورت یوری کرنے میں حوصلہ مندی و کھانی ناقچ گانے اور دیگر فرش کاموں سے بچا اگر وہ ہمت سے کام لے اور تمہورے سے عزم کا منظاہر کرے تو یوری زندگی اسی طرح گذار سکتا ہے اور دنیا کی دیگر بے لکام قوموں کے درمیان ایک ایسے شالی اور دلکش انسانی سماج و معاشرہ کا نمونہ پیش کر سکتا ہے جس کا ہر فرد دو سعفہ کا ہمدرد و بہی خواہ ہوتا ہے۔ رات کے اندر ہمیں دلکش گھروں کے دروازے کھلے رہتے ہیں اور سب کچھ محفوظ رہتا ہے۔ نبیوں کی ہستے نہ ڈاک، بلکہ اس سماج کا ہر فرد سپاہی و جو کیدار ہے جب ہر فرد سپاہی و جو کیدار کا روپ ادا کرے تو یوری ہے نہ ڈاک، اس نمونہ کی بستی میں اگر کوئی ایک بیمار پڑتے تو یورا جملہ اس مرضی کے لیے فنکر منہ نظر آتا ہے، کوئی فقر و بدحالی سے دوچار ہو تو ہر ایک رات کے اندر ہمیں چکے سے اس کی مدد کو حاضر سفریں ہو تو پورے محلے کے لوگ اس کے گھر بار اور بال بھوؤں کے ہر کام کو انجام دینے کے لیے تیار، غرض یہ کہ ہر ایک دوسرے کا ہمدرد و خیر خواہ۔ ہر چہار طرف محبت و خوش اخلاقی اور سکون و اطمینان کا ماحول لے۔

رمضان گذر جاتا ہے تو سال بھر کے بعد آتا ہے جو مشق و تربیت ہوئی تھی۔ اگر مختلف طریقوں سے اس کو تازہ نہ کیا جاتا ہے تو ان جس میں بھول و غفلت کا مادہ ہے۔ انسان مركب من الخطاۃ والنتیان۔ دنیا کے جھیلوں میں جہاں طرح طرح کے خطوات کبھی جادہ و منصب کی شکل میں کبھی شہرت و ناموری کی ہو رت میں، کبھی حرام و حلال کی تینیز کے بغیر بے تحاشا مال و دولت جمع کرنے کی حرص و ہوس کی شکل میں سائنسے اکر رمضاں المبارک کی تربیت کے اثر کو گمزور کرنے لگتے ہیں، لہذا دوسرے عنوان اور دوسری صورت میں اس تربیت کو باقی رکھنے کا خدائی انتظام لیا جاتا ہے۔

جو جو وقایتی کی صورت میں رمضان المبارک کے صرف سواد و ماہ کے بعد آ جاتا ہے۔ جو اگرچہ ہر مسلمان نہیں کر سکتا اور نہ ہی ہر ایک کو ہر سال اس کا مکلف بنا یا گیا۔ میکن اس سے عشق و سرستی کی ایک فضاض و رتام کو جو جاتی ہے۔ جو مسلمان چکنے کو نہیں جاسکے۔ اب ان میں جو صاحب نصاب ہیں ان پر وقایتی فرض کر کے اور جو کے دس دنوں میں پہلی ذی الحجه سے دسویں ذی الحجه تک جب تک اپنی قفتر بانی نہ کر لیں۔ حاجیوں کی مشاہد و مہاتلت اپنائے اور اس پادکو دیار حرم سے دور رہتے ہوئے بھی تازہ کرنے کے لیے یاں کٹوانے مانگن ترکشوانے سے گزر کر رہتے ہیں۔ ہر مسلمان قربانی کی بھی صلاحت تھیں رکھنے ان کے لیے ان دس دنوں کی بیرونی برکت روذہ اور نوافل کے ذریعہ حاصل کرنے کے لیے رہت خداوندی کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

لے یہ کوئی خیالی بات نہیں بلکہ مہم بڑی کا۔ معاشرہ ایسا ہی تھا۔

## شراط اخنثی

- ۱۔ پانچ کاپی سے کم کی ایک بھی جاری نہیں کی جانی۔
- ۲۔ فی کاپی ۰/۱ اروپی کے حاب سے زرخانہ بشیگی رواز کرنا غافلی ہے۔
- ۳۔ کمیش جوابی خط سے معلوم کریں۔

## نرخ اشتہار

- ۱۔ تغیر حیات کافی کامل فی سیٹھی میٹر ۰/۲۰ R.
- ۲۔ کمیش قعدہ اشاعت کے مطابق ہو گا جو آرڈر دینے پر تعین ہو گا۔
- ۳۔ اشتہار کی نصف رقم پیشگی جمع کرنا ضروری ہے۔

## اسٹشمنٹ ہائی میس

۱	مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	مطاولہ حدیث کی بنیادی باتیں
۲	شمس الحق ندوی	روحانی تربیت
۳	مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	دُور و نے
۴	مولانا محمد حسنی رم	ایمانی القلب
۵	مولانا سید سلیمان ندوی	قربانی کی اصل روح
۶	ڈاکٹر جعیب الحنفی ندوی	افریقہ میں اسلام
۷	مولانا محمد تقی عثمانی	فضلیت قربانی
۸	مسود حسنی	یورپیں سفیر اسلام کی آخوندی میں
۹	مولانا محمد خالد ندوی	فہم حدیث
۱۰	ڈاکٹر پوسنگرامی ندوی	شاہ فیصل ایوارڈ
۱۱	بروفیسر وصی احمد صدیقی	مطاولو کی میز
۱۲	محمد طارق ندوی	سوال و جواب
۱۳	میدا شرف ندوی	عالمی خبریں

Dr. A. M. Siddiqui Sb.  
98- Clinton Ave  
Woodmere  
New York 11598 - (U.S.A.)

Mr. QARI ABDUL HAMEED NADVI Sb.  
P.O.Box No. 12525  
DUBAI - (U.A.E.)

Mr. ATAUULLAH Sb.  
Sector A-50, Near Sau Quater  
H. No. 109 Town Ship, Kaurangi  
KARACHI-31 (Pakistan -)

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.  
P.O.Box No. 842  
MADINA MUNAWWARAH - (K.S.A.)

Mr. M. AKRAM NADWI  
O.c.I.S.  
St. CROSS COLLEGE  
Oxford OX1 3TU - U.K.

Mr. M. YAHYA SALLO NADVI Sb.  
P.O.Box No. 388  
Vereniging  
(S.AFRICA)

Mr. ABDUL HAI NADVI Sb.  
P.O.Box No. 10894  
DOHA - QATAR

Mr. QARI ABDUL HAMEED NADVI Sb.  
P.O.Box No. 12525  
DUBAI - (U.A.E.)

Mr. ATAULLAH Sb.  
Sector A-50, Near Sau Quater  
H. No. 109 Town Ship, Kaurangi  
KARACHI-31 (Pakistan -)

Dr. A. M. Siddiqui Sb.  
98- Clinton Ave  
Woodmere  
New York 11598 - (U.S.A.)

تو اس کو خیر پاد کے۔ شہرت و نور کا شوق اس راه  
تربانی میں بظاہر تو یوں حلوم ہوتا ہے کہ سماں  
یہی جاؤزہ نہ کر رہا ہے لیکن حقیقت تربانی کے اور  
ایک جاؤزہ مون کی تربیت کے لیے اپنے اندر  
دیولت کی طلب دلائج اس راه میں رکاوٹ بن  
معلوم ہو گا کہ جاؤز کی شکل میں مادی تربانی  
روہی تو یہی اس زبردست تربانی کو داغ نکا  
تو ہم کرتے ہیں مگر روحانی تربانی کا جبال تک نہیں  
رہی ہو تو اس سے بھی ہاتھ جھاڑ لے۔  
آن اگر ہم اس آئینہ میں اپنی تصویر دیکھنا  
کی تربانی تو سال میں ایک بار کرتے ہیں اور عنوی  
چاہیں تو ہماری صورت بہت بکڑی ہوئی نظر  
دو روحانی تربانی کو ہمہ وقت تربانی کرتے رہتے ہیں  
پھر تربانی کے وہ فوائد کہاں سے حاصل ہوں جنکے  
آنکے لیے اپنی شہرت و ناموری کو بیکانے یا اس  
کو حاصل کرنے کے لیے اسی طرح حصول مال و زر  
ہم نے تربانی کی صورت کو تو اپنا یا ہے مگر  
اور شان و شوکت کے لیے اگر ملت کے بڑے  
اس کی حقیقت کو نظر انداز کر دیا ہے اسی لیے تم  
سے بڑے مفاد کو تربان کر دینا پڑے تو اس میں  
کی گذن بچھری چلا دینا رم تھا اس کا کہ ان کی  
بیوی زندگی احکام خداوندی کی تعییں کے لیے توف  
یہ سب کچھ تربان کر دیا گیا۔ اور کہاں یہ عالم کر  
ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ہر سے بھروسے ارشاد اب  
وہ سماں ہماراں کا شام کو جھوڈ کر کے کہ بے آب و گیا  
مریزین میں آباد ہوئے اور اللہ کا نام بلند کرنے  
اور اس کے گھر کو بندوں کی جیسوں سے آباد  
کرنے کے لیے وہیں رہ پڑے اور ان کی اولاد بیٹت  
بیوی سک وہیں آباد ہی حقیقت کو نبوت کا بدرا کامل  
محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں وہیں چکا  
اور ساری دنیا کو چھکا دیا۔  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تربانی آنے والی  
نسلوں کے لیے شک میں کی جیشیت رکھتی تھی لہذا  
اس پاک کو زندہ رکھنے کے لیے جاؤز کی تربانی فرض  
کردی گئی کہ جب بندہ مون تربانی کرے تو وہ  
ذبح عظیم اس کے سامنے تازہ ہو جائے۔ جو  
حضرت اسیمل نے اپنی بیوی زندگی کو اللہ کے  
نام پر اسلام کی اطاعت و فرمائی کہ اسی میں  
گزار کر دیش کی کہ ہر زندہ مون اس نمونہ کامل  
کوتا زہ کر کے اس کو نوونہ باکر اللہ کے نام کو روشن  
کرنے کے لیے اپنا سب کچھ تربان کر دے۔ اگر جاہد  
منصب کی طلب اس کی راہ میں رکاوٹ بن رہی تو

## نعت

**ڈاکٹر طفیل احمد مدفن**

سمجھی میں نہیں آتا کہ آخر تم کو کیا لکھوں  
نیجی ذوالکرم لکھوں محمد مصطفیٰ لکھوں  
کبھی شخصی لکھوں بھی بدر الدجی لکھوں  
رسول محرم پاکھوں امام الانبیاء لکھوں  
قلم رکتا نہیں مذکورہ اوصاف فضائل پر  
بنارک رحمت للعالمین جب رب نے بھیجا ہے  
تو پھر کیسے نہ تم کو شافع روز جزا لکھوں  
خجۃ کا تھا ہے تم نے وعدہ اپنی امت سے  
تھا راستہ نامی کو میں ہر غم کی دوا لکھوں  
کبھی نعمت نیچی لکھوں کبھی رب کی شنا لکھوں  
تم جلتا ہے یوں ہی مسلسل ان کی درجت میں  
سمجھ کچھ کام دیتی ہے زتاب ہوش و خداپی  
اسے بیوچادرے لے جا کر رسول اللہ کے دشک  
کوئی حدیجی نہیں ہے ان کے اوصاف و فضائل کی  
کہاں تک ان کو جن چن کر طفیل بنے نوا لکھوں  
طفیل ایسی کہاں قسمت کری اعزاز حاصل ہو  
جو خود کو میں سگ کوئے محمد مصطفیٰ لکھوں

## دو من

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

جمعۃ الوداع کے موقع پر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میان ندوی  
مدخلہم کی وہ اہم تقریب ۲۳ رمضان البارک کو بعد نماز جماعت مسجد  
شام علم اللہ تکید رائے بریلی میں مجمع تکفیر کے سامنے جو مختلف شہروں  
اور اس پاس کے کاؤن و قصبات سے الٹھا ہو اتھا۔ فرمائی۔  
حضرت مولانا مدد ظاہم کی نظر ثانی کے بعد ندد قادیین ہے۔

صلان پر فرض ہو جاتا ہے، وہ بس صادق سے خروج ہوتا  
ہے اور خوب آفتاب تک تمام ہوتا ہے اس روزہ کا ایک  
تالوں ضابط اور اس کے کچھ شرعاً حکایت جو اپ کو  
معلوم ہیں آپ جانتے ہیں کہ اس روزہ میں آدمی  
کھابدی نہیں سکتا اور ان تعلقات  
و محالات کا لفظ نہیں حاصل کر سکتا جن کی اور وہ فویں یہی بحالت  
چے روزہ چاہے ۲۹ دن کا ہوا، ۲۹ دن کا ہوا اس میں کھدہ  
پابندیاں ہیں، رمضان کے اس روزے سے  
وگ واقف اور اس کے قوانین و احکام پر اعلیٰ  
یں، میں چاہتا ہوں کہ آپ غور کریں کہ اس  
روزے کے علاوہ اور کو نسا بڑا روزہ ہو گا، کیا شش  
وقت اور رقبہ میں اس سے بڑا ہے، گرتی کے  
روزے اور بڑے ہوستے ہیں اور اس روزے  
کے علاوہ اور کو نسا بڑا روزہ ہو گا، کیا شش  
عید کا روزہ ہے، کو نسا بڑا نہیں والا ہوں، یا پابند رہوں  
شعبان کا؟ کو نسا بڑا نہیں والا ہوں۔

بڑا روزہ ہے اسلام کا روزہ اسلام  
خود ایک روزہ ہے اور یہ سب روزے اور  
عیدین بھی بلکہ روزہ نماز ہماں تک جنت  
بھی جو اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا وہ سب اس  
کے طفیل ہی ہے، اصل بڑا روزہ اسلام کا  
روزہ ہے، وہ کب ختم ہوتا ہے، کب شروع  
ہوتا ہے یہ بھی سن لیجئے۔  
جونوش قسمت انسان مسلمان گھر میں  
پیدا ہوا، اور وہ شروع سے کلمہ گو ہے اس  
پیدا ہوا، اور بلوغ کے بعد ہی یہ طویل و سلسی روزہ  
فرض ہو جاتا ہے اور جو اسلام لائے گلے پڑھے  
یہ روزہ اس پر اسلام قبول کرنے کے وقت  
سے شروع ہوتا ہے۔

۱۔ عید کے بعد جو دن روزہ رکھنے کی طریقہ نصیلت آئی  
ہے اور حدیث سے ثابت ہے۔

حمدہ و نصیلی علی رسولہ اکرم، اما بعد  
فرمائے، ہماری اور آپ کی عاجزانہ دعاؤں کو  
اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، جو اس چینہ میں  
میسر بھائیو!

اب میں آپ کے سامنے بظاہر ایک  
سب سے پہلے تو آپ کو رمضان البارک  
نئی بات کہنے والا ہوں لیکن وہ نئی بات نہیں  
کی سعادت ملنے اور رمضان البارک میں روزے  
رکھنے اور اس کام کے لیے توفیق الہی پر مبارکباد  
کی تعلیم سے ماخوذ ہے، اور قرآن جید پر مبنی ہے  
دیتا ہوں، یہ معنوی نعمت نہیں ہے اس کیلے  
اللہ تعالیٰ نے بڑے وعدے فرمائے ہیں، اور  
یکن بہت سے بھائیوں کے لیے نئی ہو گئی،  
اور نئی چیزیں کی ذرا قادر ہوتی ہے اور اس سے  
سالی یہیں، آپ نے فرمایا "من صائم رمضان  
آدمی کا ذہن ذرا تازہ، پیدا را در متوجہ ہو جاتا  
ہے وہ یہ کہ روزے دو طرح کے ہیں، ایک چھٹا  
کجس نے رمضان کے روزے رکھے اللہ کے  
عدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے  
اجر و ثواب کی لائج میں تو اس کے سب پچھلے  
گناہ معاف ہو گئے، اور یہ بظاہر آخری جنم ہے  
سلکوں میں جہاں دن اس زمانہ میں بڑا ہوتا ہے  
اُس سے کچھ زیادہ، یہ وہ روزہ ہے جو بلوغ یہ  
ہیں اللہ تعالیٰ ان کو رکھنے کی توفیق مرافت فرمائے

میں پہنچئی۔ پہلے عقیدہ توحید کو جائیجئے کہ آپ اللہ، ہی کو سب الاسباب سمجھتے ہیں اور خالق و رازق سمجھتے ہیں۔

ایک بات تو یہ اور اس کے بعد دوسری بات قیامت کا یقین و آخرت کا یقین ہے اور اس کے بعد حضور قدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری پیغمبرانما، خاتم النبیین، سید المرسلین، شفیع المذین کا محبوب رب العالمین مانا اور یہ ماننا کے شریعت انہی کی جملہ رہی ہے اور قیامت تک یحلی، اور بادشاہ اور حکمران ہو۔

یکن وہ کارخانہ یعنی کارخانہ عالم پرے آخرت میں کام آئے گی۔ قیامت تک انہی کی شریعت نہیں چلے گی۔ اگر کوئی آپ کے بعد نتی شریعت پیدا کرنا، اسی کا کام ہے جلانا، اسی کو مانتے ہیں کہ خالق ارض و سموات اور کائنات جلانے اور وجود نہیں والا ہے۔ اور وہی حکمران سیہ سید کرنے والا، جلانے مارنے والا، روزی اور دل میں اور کبھی ان کے دماغ میں یہ بات اولاد دینے والا ہے۔ ”انما امرہ اذا اسراد پورے طور سے جذب نہیں ہوتی ہے۔

آپ جیب خدا ہیں، جو آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ نے فرمایا ”لایومن احمد کھتی اُکون احباب الیہ من واللہ و ولدہ والناس اجمعین“ یہ مرتبہ اور کسی بزرگ، ولی کیا چیز کسی بی بی اور رسول کو بھی نہیں ملا، یہ مرتبہ خدا نے آپ کے لیے رکھا تھا، ایک تو یہ میں سے۔

ایک بات تو یہ ہے کہ توحید کامل ہونی چاہئے، اولاد وہی دے سکتا ہے، روزی وہی دے سکتا ہے، عطا کرو کوئی کسی مصیبت میں گرفتار ہے، اس کی خاصی کردو، کسی کا مقدمہ مختار و دینرو وغیرہ جلاتا مارنا اسی کا کام ہے، یہ نہ کسی دل کے قبضہ میں ہے، نہ کسی قطب کے قبضہ میں ہے، نہ کسی غوث کے قبضہ میں ہے، نہ کسی ابدال کے قبضہ میں ہے، ایک بات ہے اس سے بدتر اور جب چاہے گا اسی ارادہ سے پسرو کیا ہے اس چیز کی دعوت دی گئی اور پوئے ہندستان میں یہ دعوت بھیں۔

لے دارہ شاہ علم اللہ کی سجد جو حضرت سید الحشیر کی دعوت توحید رجہاد کا باب سے پہنچے مرکبی میں اور وہی سے سارے ہندستان میں یہ دعوت بھیں۔

یکن ایسا نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میراڑی کام سے پیدا کرنا، اور میراڑی کام ہے جلانا، اور حکم دینا، ”اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں فرمائے گا، باقی جس کو جائے گا معاف فرمادے گا۔

شرک کیا ہے آپ سن لیجئے، اس کو سب برآسمحتے ہیں آپ بھی برآسمحتے ہوں گے عقیدہ یہ جو ہے کہ یہ خیال کرنے کا خانہ عالم اللہ کا بنایا ہوا ہے اور وہی جلا رہا ہے ”اللہ الخلق والامر“ اسی کا کام ہے۔

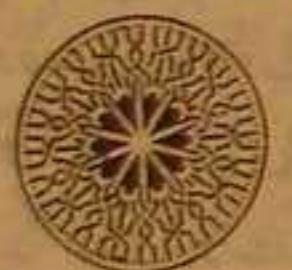
اس نے اپنی جگہ نہیں بنائی ہے۔ وہ ایسا سمجھتے ہیں کہ کارخانہ عالم تو اللہ نے بنایا۔ یہ سب اللہ کے قبضہ میں ہے اور ہمیشہ سے جلتے دیگر کسی کے دل میں اس کا شوق تھا کہتی ہوئی، اس نے اپنی فیکون کہدیا بس بن گئی، لیکن پلانے میں دوسری ہستیاں شرک ہیں جیسے کوئی بادشاہ اپنی مرضی سے کوئی کام کسی کے پسرو کر دے کوئی بات کسی کے ذمہ کر دے، بھائی تم خیرات بنا کر و تم دیکھو کنے پینے کا خیال رکھنا غلبہ نہیں۔

کہ کھجور و جس کی ضرورت ہو، کوئی بیمار ہو اس کو شفادے دو، کسی کے اولاد نہیں ہے اس کو اولاد عطا کرو کوئی کسی مصیبت میں گرفتار ہے، اس کی خاصی کردو، کسی کا مقدمہ مختار و دینرو وغیرہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کے ذمہ کچھ کارخانہ کر دیے ہیں تو اس میں اللہ کی شان کے خلاف کوئی بات نہ ہوگی، ان کی قبولیت اور بزرگی کی وجہ سے اور اپنے ارادہ سے پسرو کیا ہے اور جب چاہے گا لے گا۔

اس بڑے روزہ کے انعام میں ملائے اور عید بھی نصیب او، اللہ کے رسول کے سامنے ہجرب اسی روزے کے طفیل میں ملی ہے اگر اسلام نہ ہوتا تو نہ کافی، نہ روزہ ہوتا، اور دیکھ لیجئے جہاں اسلام نہیں وہاں نہ خوشی خوشی جانیں واقعات پڑھئے وگوں نہ خوشی خوشی جانیں ہے نہ اللہ یہ یقین ہے نہ اس کے واحد ہونے کا یقین ہے، نہ حشر کا نہ روز قیامت کا نہ مرنے کے موقع پر آیا اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے بھی جہاد کرنے کی اجازت دیجئے جحضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ فرمایا، ابھی تم چھوٹے ہو اس نے کہا نہیں چھوٹا نہیں، میں راستا ہوں اس نے بڑی خوشامدی کی سفارش بھی کی تو آپ نے اجازت دے دی، دوسرے صاحبزادے آئے جو زرا جھوٹے تھے، ہمیں لگے آپ نے ادیت ملی ہے، انسانیت ملی ہے، عترت ملی ہے آئے جو زرا جھوٹے تھے، ہمیں لگے آپ نے بعد قیامت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت دیجئے آپ نے فرمایا تم بھی پچھہ ہو ماس نے دیجئے اس کا تو پوچھنا ہی کیا“ و مالا عین رات دلا اذن سمعت، ولا خطر على قلب بشر“ اگر میں اس کو تپھاڑ دوں تو مجھ کو اجازت فی نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا، تو اس (طویل مسلسل) روزے کا لوگوں کو کم خیال آتا ہے۔ اب ہم آپ کو بتاتے ہیں ہم معلوم نہیں پھر کبھی ہماری آپ کی ملاقات ہو یا نہ ہو اور تھیں کچھ کہنے سننے کا موقع طیا نہ ہے، ملے کے میں کوئی کہا کہیں ابو جہل کو دھکایے ہم بن عوف سے کہا کہیں ابو جہل کو دھکایے ہم نے سنا ہے کہ اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے، میں یہ مشرف حاصل کرنا چاہتا ہوں، ابو جہل کے بتانے پر دنوں پاک پڑے اور اس کا کام تمام کر دیا اس جھوٹے روزہ کا حکم اور اس کی قضاہ ہو گی، لیکن وہ روزہ جو اسلام کا روزہ اس کی ضیافت کیا ہے؟ وہ ہے جس ضیافت پر ادنی اپنی جان دے دے اور اللہ کے بنو دل نے جان دی ہے، اللہ کے سیکڑوں اور ہزاروں لاکھوں ادمیوں نے اس شوق میں جان دی ہے، کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار

جب سے وہ بانج ہوا، اس دن تک جب تک  
نسلیں تجویزوںیں حدا تھالی فرماتا ہے اپنے  
سائبی اور جان میں جان ہے اور وہ نفع  
یر مشدوں "حدا تھالی فرماتا ہے اپنے  
رسول صلیعہ سے کہ بنده بچھے سے میرے بارے  
جس نے اسلام قبول کیا اس کا بھی جب تک  
میں بچھے تو کہہ دیجئے کہ میں قریب ہوں  
بدن میں اس کے جان اور روح ہے آنکت  
تک باقی ہے۔  
اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توفیق دے  
کہ ہم اس روزے کو برقرار رکھیں، اس  
کا خیال لیکر جائیے، خوش ہوئے اللہ  
روزے کی حفاظت کریں اور قدر کریں،  
مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندیہ مجده  
سلسلہ کے کبار مشائخ میں تھے، نواب میر خاں  
کا شکر دا کنجھے، یہ روزہ تو خشم اور ہا ہے،  
لے جو ان کے مرید تھے ارادہ کیا جب انھوں نے  
اللہ تعالیٰ و تعالیٰ اور رمضان نصیب  
سُنّا کہ حضرت کے یہاں پانسو پانسو اُدی سنتے  
کرے سکر زندگی کا کوئی اعتبار نہیں، صحت  
یہ اور کھانا کھاتے ہیں اور آپ ہی کو ان کی  
کا اعتبار نہیں، ہاں وہ مسلسل و طیل روزہ  
ضروریات پوری کرنا پڑتی ہیں، کوئی آمدتی  
رہے گا، وہ روزہ مبارک ہو، اس روزہ  
کا خیال رکھئے، وہ روزہ نتوڑ رہے گا، وہ  
روزہ اگر ٹوٹا تو سب کچھ ٹوٹ گیا، سب  
کچھ گیکر گیا،  
لہجہ یہی دو روئے ہیں، ایک روزہ  
ہے قریب المیعاد، وہ ہے رمضان کا روزہ  
اور دن بھکار روزہ ہے ایک روزہ ہے  
جو زندگی کے ساتھ رہے گا، اور سلمان کے لیے  
جب افطار کا وقت قریب ہے تو توڑ دوں،  
ہر شخص کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ اسلام کا  
روزہ ہے، ساری عمر کا روزہ ہے کمی نہیں  
ٹوٹ سکتا جو جیزین ہے حرام ہیں، حرام ہیں غلط  
یہیں غلط ہیں، عقیدہ خالص ہونا چاہیے،  
سمجھ لیجئے، نہ کوئی قسم بُری بھلی بنا سکتا ہے،  
نہ کوئی آپی ہوئی بلکہ کمال سکتا ہے، نہ اولاد  
دے سکتا ہے، نہ نوکری دلا سکتا ہے، کہ آپ  
کسی اور سے مانگیں، جو کچھ مانگنا ہو اسی سے  
مانگیں جو سیم و محیب ہے، وہ فرماتا ہے،  
ڈیا خاص اُنک عبادی عنی فرائی قریب  
اجیب دعویہ الداع اذاد عان

قرآن کریم کی مقدس آیات اور حدیث نبویؐ، دینی  
صلوات میں اضافہ اور تبلیغ کیلئے شائع کیجاں ہیں اس کا  
اعزام آپ پر فرض ہے، میں جن مخالف پیریتیات و روح  
ہوں، ملکیت اسلامی طبقہ کے طالبین یہ توہنی مخفوظ رکھیں۔



## بفضلہ

بہترین مُحایوں اور بُری مصنوعات کے  
وابستہ نام - سیہماں عثمان

جنت مدرس مخصوص افغانستان، جونی گفتہ برلن، جراند بول  
نگر یاک، اخوت پاک ملڈیا یاک، بادام، باغ غفرانی سودو، بادامی سلوو،  
سوکن نلوو، بادامی سوران نلوو، جوشت کا بورول، دک، دک...  
رستہ مدنوں کا جو سلت اور دیگری قسم بر بکو، جتنے ان خطا کیاں۔

شہری روانج بشریہ مزار

سیہماں عثمان مُطہانی والے

۳۲۵۹۶۳۰۵۰-۵۱، بیجن جمن بیرون، ۰۰۰۷، ۰۰۰۷، ۰۰۰۷  
Fax: 009122-8341635 Telex: 011-79341 BARI IN

آزادیں، لاڑی بھی چل رہی ہے، جو ابھی جل  
کر مسلسل پتائے اور اہل علم و فضل کے پاس  
رہا ہے، تیلی اور یزن بھی دن رات چل رہا ہے  
ازادی، ہزار کھانہ اس کی بھی دن رات چل رہا ہے  
طیاروں الحدیث کی، بہترین آتش رنج ہے، پاسن  
بات پورے طور پر اسیں ہے، شادی بیاہ  
کس طریقہ پر جو ہے، ہمسایہ توم کی نقابی بھی جل رہی ہے  
بھی جاری ہے، ہمسایہ توم کی نقابی بھی جل رہی ہے  
طریقہ کار تھا، خوشی کا اظہار اور غم کا اظہار  
یعنی غیبت منجع ہے اسی طرح جھوٹ بولنا، فرش  
بننا، رشوٹ بینا اور رشوٹ دینا، سود خوری  
کو مدیتکمدا تھمت عدیکم نعمتی رفیت  
اسراف اور فضول خرچی ممنوع ہے، تو آپ یہ  
صحیح کر جائیں کہ یہ روزہ تو انشا، اللہ اب  
لوگوں میں اپنے سمجھ جائیں اور یہ جیسیہ کام طالبہ  
اور نہ دینے بُرنہ بیسا لوک، لے کر دن شرم  
سے جھک جائے، کسی بُری بات ہے یہ سب  
شریعت کے خلاف ہے، اللہ کو ناپسند ہے  
سب میں ہم پا بند ہیں شریعت کے مفہوم  
نماز و روزہ میں ہی پا بند ہیں، یہ بلکہ زندگی  
کے تمام شعبوں میں پا بند ہیں، ہر چیز میں ہمارے  
یہ نماز اس کوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے، "قُلْ إِنِّي سَخَّنْتُ لِنَجْعَلَنَّ اللَّهَ  
هَاكَمًا عَلَيْكُمْ فَإِذَا قُضِيَتِ الْأَيَّامُ  
لَمْ يُرَدْ لِنَجْعَلَنَّ اللَّهَ عَلَيْكُمْ  
لَمْ يُرَدْ لِنَجْعَلَنَّ اللَّهَ عَلَيْكُمْ  
لَمْ يُرَدْ لِنَجْعَلَنَّ اللَّهَ عَلَيْكُمْ

(ابن بیبری ا لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو  
دوست رکھتے ہو تو میر کا پیر دی کر و خدا بھی  
تمہیں دوست رکھے گا۔

(آلہ: ۴۱)

سب سے بُری چیز اور تمنا کرنے کی ہے بلکہ  
جس کے لیے جاں کی بازی بکھار دینا اور جس کے  
لیے جان فدا کر دینا جسے کہتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ  
سب کچھ ہے، ہماری ازاوی عربی، مقلسی،  
دوستی و شمنی، کامیابی اور ناکامی، یہ سب  
گذر جائے گی، بس خاتم ایمان پر فرمائے، اولیاء  
اللہ کو اس کی بُری نکر دئی، ان کے حالات  
بُری زندگی میں نافذ ہے پوری زندگی پر اس کا  
سایہ ہے، پوری زندگی اس کے ماتحت ہوتی  
چاہئے، یہ نہیں کہ بُری زندگی اس کے ماتحت ہوتی  
ہے بلکہ دوسرے سعد گا  
پر عمل ہوا در شریعت کو آپ بھیں کہ دو  
بُری زندگی میں نافذ ہے پوری زندگی پر اس کا  
سایہ ہے، پوری زندگی اس کے ماتحت ہوتی  
چاہئے، یہ نہیں کہ بُری زندگی اس کے ماتحت ہوتی  
ہے بلکہ دوسرے سعد گا

# ایمان انقلاب کی ضرورت

ترجمہ: محمد امیس میرٹھی

مولانا محمد الحسنی مرحوم

خدا کے رو برویں اس کے بارے میں جواب دہ بنا  
دین ایک ایسا منگھڑت بے سرو بیا افراز  
قدیم باداہ اور نیشنل کے لئے ایک ایسا افت  
لیاس ہے جو زیوی خصی و پرستی نہیں زندگی میں اپنامقاً  
رکھتا ہے افسوس پیا اخلاقی و معاشرتی اور سماجی زندگی  
میں اس کا کوئی اثر ہے بلکہ یہ تہذیب و تحدیک کا ذمہ  
علوم دا ادب کا مخالف اور سچے کی طرف لے جانے  
 والا ایک طریقہ کا رہ، جب کہ عصری علوم و فنون  
اور جدید تہذیب و ثقافت اگر بڑھائی اور اصل  
زندگی کا پیغام دیجی ہے۔

نہست و برخاست، چال ڈھل کوشان امتیازی  
عطائی، اس لئے کہ مسلم قوم ہی وہ منتخب جماعت  
ہے، جس کو اللہ نے اس لیے بھیجا ہے، کہ وہ تمام انسانوں  
کو مخلوق پرستی سے نکال کر ایک اور دیکھا خدا کو  
پرستش میں داخل کرے، دنیا کی تنگیوں، الحسنوں  
اور طوائف الملوکی سے نکال کر اسلام کی فراخی  
دوسوں اور امیں و امیاں کی راہ پر گامزن کرے،  
خدا کے رو برویں اس کے بارے میں جواب دہ بنا

و ناالنصافی سے نکال کر اسلام کے عدل و انصاف  
پسند مالک (اقوام متحدہ) کی تنظیموں میں رسولی

مختلف مذاہب کے ظلم و زیادتی اور بے اعتمادی  
اس خطہ کو مولیٰ لیتے ڈرتے ہوں کا الخیں ترقی  
بنیاد اور سہارا ہے وہی بھارتی قوت کا سرچشمہ  
پسند مالک (اقوام متحدہ) کی تنظیموں میں رسولی

ہے، ہر وہ تعلیم و تربیت جس کی اساس ایمان  
باللہ میں مضر ہے، اللہ پر ایمان اس کے وعدے  
کاں کھول کر سن لیں اور جان لیں کہ مغربی تہذیب  
سمت لے جانے والی ہو گی اور ایسی حالت میں  
جس کے ہم دلدادہ بنے ہوئے ہیں اور اس کی خوفز  
جنی اور عالمیہ تقدید پر فخر کرنے میں حقیقت ہے  
پلی، بڑھی اپروان حضوری دریں کے چوپی کے منظر  
کا کہنا ہے کہ تہذیب کے مرکز جہاں پر وہ پیدا ہوئی،  
ٹاقت نیختے گی جو اس دنیا میں ہیں اپنے مقام تک  
پہنچا کے اور بھارتی کھوئی ہوئی قدر و منزلت  
میں بغیر کسی نفع و نقصان کی خفیت کے، بغیر جانپنہل  
اور حقیقت کے بجلے صورت کو داخل کر لیا ہے  
کو جمال کرے یعنی سہارا وہ مقام جس کی نشان  
جیسا کہ ہم نے آلات اور لکھنا لوگی سامان کو لے یا  
دہی قرآن یا ک ان الفاظ میں کہتا ہے کہنئے  
لیکن ان کے اصل فنون و جوہر کا پتہ لگاسکے، ہم  
حیران امیۃ آخر جو ہلت اسی تامہروں  
مقارجس کا عنوان SOCIAL AND CULTURAL DYNAMICS  
آلات اور فرسفات کے درمیان فرق نہیں کہا بلے  
پالمعروف و مشهود عن الملک و نعموت  
ہم تمنی اور خواہاں ہیں اس کی حالت زیادتی موجودہ  
بالتہہ ترجیح: اب دنیا میں بہترین گروہ تم ہو،  
جسے انسانوں کی بہایت و اصلاح کے لئے میدان  
میں لایا گیا ہے، تم سیکھی کا حکم دیتے ہو، بدی سے  
روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اگر ہم اس خوش قسمی میں متلا ہیں کہ ہم تعلیم  
و فن کو کم لیا اور اس کی ثقافت و افکار کو زیادہ پیدا  
بیٹھنا ہے ایک کمال سمجھا جائے گا عام سطح کی گھنیا چیزیں  
تہذیب و تحدیں کے میدان میں اہل خبر سے سبقت  
اگر ہم مغرب کی نکری و ذہنی غلامی سے آزاد  
ہونا چاہتے ہیں تو ہم کوئی تعیینی و ترمیتی نہیں کا نیا  
اس کے افکار کی توجہ کوئی کراس کام مقابلہ کر سکتے  
ہیں، تو یہ خام خیالی، دھوکا اور جو شیر لائے کے  
مترادف ہے، البتہ تہذیب و ثقافت اور فکری  
میدان پڑے گا جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان  
اگر ہم مغرب سے صرف ایمان باللہ کو  
صورت میں غالب آ سکتے ہیں، وہ ایمان باللہ جس کا  
کاس الگانی ہے کہ مغرب کی طرف تہذیب کا

پیدا ہو، قوت و مادیت پرستی اور کمزوریں پر زور  
چھپی ہوئی ہو اس کا سہارا لے کر بخات کی ایڈ  
کرنا جو عرق تو کر سکتی ہے لیکن صالح سے بھکار  
نہیں کہ سکتی ایک زندہ قوم کا کام نہیں جب ہم کو  
سب کچھ معلوم ہے تو ہم کو اپنی فکر تعلیم اور اصلاحی  
امور میں مغرب کی کوئی تقدید کو تحدید ادا نیا چلے  
اگر کچھ فریب خوردہ لوگوں کو اس کا اندیشہ  
بہو کہیں ان پر رجوع پسندی کا الزام ہو گا اور  
مضبوط اور لا ملک عمل تیار کرنا چاہئے، ایمان ہی بھارتی  
کے تلاطم میں بھی انسانیت کی دلگانگی کشتنی کوہن  
و امام کے صالح ہرادے لگادیا ہے میر طاقت ایمان  
باللہ میں مضر ہے، اللہ پر ایمان اس کے وعدے  
کاں کھول کر سن لیں اور جان لیں کہ مغربی تہذیب  
مدد اور اس کے رسول پر ایمان ہو اس ایمان کے لئے  
ہم ایسی قوت حقیقی حاصل نہیں کہ سکتے جس سے ہم  
حقائق کا مقابلہ کر سکیں۔ اور نیزی وہ تعلیم ہیں ایسی  
افکار و خیالات اور اس کی تہذیبیت تہذیں کو احاطہ کر  
چھپیں دیں جن کو پہنے اپنے نظام تعلیم و تربیت  
میں بغیر کسی نفع و نقصان کی خفیت کے، بغیر جانپنہل  
اور حقیقت کے بجلے صورت کو داخل کر لیا ہے  
یہ بغض اصلاحی اسباق و ماحضرات جس کو بعد میں  
ہمارے موجودہ دور کے نوجوانوں خاص کر پڑے  
لکھ کر دانشور طبقے کے ذہن میں سماں ہوئے ہیں،  
ایسا کیوں؟ دراصل اس کی ذہن داری ہم پر عائد ہوئی  
اس کو ایک ایسی نئی شکل دی جائے جس میں  
بچھیدہ تہذیب کا نظر ثانی کے طرز کے مغلوب فنون  
کو صحیح رخ دیں، نصاب تعلیم، تربیت کے طریقہ کار  
اس کو ایک ایسی نئی شکل دی جائے جس میں  
جدید تربیت کا پیدا نہ کرہ اسلوب غالباً ہو،  
کو بہتر بنانے کے لئے تھووس اور رہشت قدم احتائیں  
ہمارے لپنے اعلا اسلامی اصول و صواب طہیں جن  
پر ہم را عقیہ ہے اور جو ہمارے لئے دستور قانون  
ہیں ہماری اپنی خفاقت پر مغرب کی جانب سے جو تعلیمی  
ایمان باللہ وہ صفائص ہے جو مدت سالہ  
جس کے وجود کا مقصد اللہ کی رضا و حرف یا حکم  
اور اسیمیوں کو یہ صراف قرطاس سے حرف غلطکی طرح  
نکال باہر کریں تب یہ اصلاحی انقلاب ہمارے مقام  
ملتوں سے مناز کرتا ہے، اللہ پر کامل ایمان ہی  
میں کامیابی دکاری کا ذریعہ ہو گا اور بھرنی نیشن  
مسلمانوں کا طراء امتیاز ہے اس کے لئے ان کی زندگی  
کی محبت اس کے اخلاق و اقدار و قوانین کی اہمیت  
کا مقصود تھیں کیا، ان کے طویل قریب ادا کی

از حد ضروری اور خیز معمولی کام ہے، ہم کو اس کے  
بابے میں بڑی سمجھدی سے سوچنا چاہئے اور تمام  
میں ضروریات پر اس کو مقدمہ رکھنا چاہئے، اس  
میں کوئی شک نہیں کہ جارے نوجوانوں میں خیر  
صلاح کی خاتمۃ صلاحیتیں موجود ہیں، اگر ہم  
اس پہلو پر دھیان نہیں دیا تو قیامت کے دن

روحانی تہذیب کسی نہت کسی قوم اور کسی بیوی  
 COMMUNITY ۱۸ رقاہ عروج و زوال کا  
 یکارہی دنوں تہذیب ہیں، ایک کوہم میراڑھے  
 MATERIAL CIVILIZATION سولائیزیشن  
 ملادی تہذیب کہتے ہیں اور ایک کوہم اپرچول میلائیش  
 PRETUAL CIVILIZATION کردہ روحانی تہذیب  
 کہتے ہیں۔ چنانچہ کچھ محظی ہاں دنوں اصطلاحات  
 پر لمحی روحانی تہذیب اور ملادی تہذیب، اکثر ہم لوگ  
 مخالف کرتے ہیں اس لئے بہت ہی دھوکہ کھاتے ہیں  
 جب ہم کچھ کا لفظ بولتے ہیں تو اس سے مراد ہر دن  
 ترازوں کے پڑے ہیں جن پر کسی نہت کے ارتقا، اور  
 زوال کو تولا جاسکتے ہیں، اسلامی کچھ فرقہ کیلچان  
 دنوں کو مساوی طور پر پیش نظر کھلتے ہیں خیر و معنا  
 ارتقا کے مادی ارتقا، لا حاصل ہے۔ انسان زندہ  
 ہے روح کی بد دلت، یورپ کے اندر جا گا دنیا  
 تحریکات اٹھی ہیں وہ طوفان صرف ہندوپاک میں  
 نہیں آتا، امریکہ اور پکھ مخدود ہمیں رہتا بلکہ  
 اس کے اثرات جنوبی افریقہ پر بھی مرتب ہوتے ہیں  
 جنوبی افریقہ ان تمام احادی تحریکات سے بہترین  
 اس مختصر مقدار تو حید میں اپنی توجہ افریقہ پر بنوں  
 کروں گا۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ "ان الدین عند  
 اللہ الاسلام" اسلام کا دین، کچھ مر آن دست  
 کے سما کچھ نہیں، اس کے علاوہ "و معیت یعنی غیر  
 الاسلام دینا فلتوں یقبل" "غیر مقبول ہے"  
 اگر آپنے کوئی کچھ چلے وہ رو سی کچھ جو اختری کی  
 پھر ہو، وجودی کچھ اپنے کسی کو تسلیم کی غیر قبول  
 ہے۔ بد صیبی یہ ہے کہ اس سینے میں قرآن کا کچھ  
 لگا تھا، فرقہ کی تیب کے اندر ایک است کو بلایا  
 گی تھا، "عَنْ أَنَّ الْمُرْسَلَاتِ كَلِمَةً سَوَابَتْ بَيْنَنَا أَنَّا  
 تَعْبُدُ وَاللَّهُ أَنَّا لَهُ الْأَنْزَلُ" آج امت مسلمہ کے زوال طرف  
 اس لئے کہ ہم نے قرآن کے کچھ سے نکل کر دوسرے

ڈاکٹر جیب الحق ندوی

# آخر تہذیب اسلام

پروفیسر مولانا حبیب الحق صاحب ندوی صد شعب عربی، فارسی، والدوہ بن یونیٹس  
 نے، رمضاخ المبارکہ کو بعد نماز ظہر دار عرفات میں "جنوبی افریقہ میں اسلام کے  
 کاستقبل" کے عنوان سے ایک محاصرہ پڑھ کیا اسکے افادیت کو منظر رکھتے ہوئے قالیخ  
 کھدمت میں پڑھتے ہیں۔ (ادارہ)

اعوذ بالله من الشیطون الرجيم ربهم  
 قرآن گیا اسلامی کھوسا تھا ساکھی اس لئے یہ ہمیں  
 اسلامی کچھ کی تکمیل کا ہے اور ان رہنماؤں  
 کے قوانین و قواعد کا نئی ٹیکوش کیے جوہر مسلم  
 کو ابد الالاد بانک کے لئے دیا گی، اس سے پہلے کہ تم  
 اسلامی کچھ کی طرف کے ٹھیصیں دوچار باس عرض  
 کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ کچھ اور تہذیب کیا ہے۔  
 جناب رابع صاحب اور دیگر فقاہ کرام

میں حضر طالب علم ہوں، تمام مطالوں کے بعد مجھے  
 صرف ان معلوم ہو گیا کچھ معلوم نہ ہوا۔ معلوم شد  
 ایک کام معلوم نہ شد، اس حقیقت کے بعد کوئی شخص  
 کو درستش ہیں وہی مسائل م وہیں ہندستان  
 کے سماں کو درستش ہیں، امریکہ، یورپ، آسٹریا  
 دانشور، بہر حال علم کے میدان میں قدم رکھنے والے  
 خود ایک نہت کا کام ہے، خداوند کریم ہمیں توفیق  
 نہ کر ہم مزید خدمت کر سکیں۔

عزیزان گرامی قدس اے یہ رمضان کا ملن ہیں۔  
 کچھ کے حفظ کے کیا اسباب ملن ہیں۔

قانون، اسلامی کو قلمبادی عروج کا بینے  
 میں نے جیسا کہ عرض کی کچھ ریکی مسوطاً مطلقاً  
 اور اسلامی کچھ کلغازار کا بینے ہے، اسلامی تکمیل  
 ہے؟ جس کو گزیری میں کچھ ضریب COMPER HEN  
 اسکی بینے میں ہوئی قرآن اس سے بینا دے اور  
 اسلام کا سارا دفتر تکمیل ہے، وہ اسی  
 تکمیل کے حضیر میں ہوئی قرآن اس سے بینا دے اور  
 اسلام کا سارا دفتر تکمیل ہے، اسی کی دو شاخیں  
 ہیں یا دو قبانوں ہیں، ایک مادی تہذیب اور دوسری  
 اسلام کا سارا دفتر تکمیل ہے، اسی کی دو شاخیں  
 ہیں یا دو قبانوں ہیں، ایک مادی تہذیب اور دوسری

جس میں مرکز نہیں بلکہ جی کر حق کی راہ میں ہر تکلیف  
 اور مصیبت کو ایگزیکٹو نا اور ہر وقت موت کے لیے آمادہ  
 رہنا ہے۔

حضرت امام علی نے اس کی خاطر ملک شام کے  
 بنو زار کو جو ہوا، وہاں کے عیش و آرام کو خیر باد کیا۔

عزیز دا قارب کو ترک کیا، اور ایک نام کا ملک گھر  
 میں تن تہذیب ہنا گوارا کیا، وہاں خدا کے نام کا ایک گھر

یہب کو مسلم ہے کہ حضرت ابراہیم نے اپنے  
 حکومت میں کو قربانی کرتے ہوئے خواب میں دیکھا تھا

درحقیقت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو  
 جنوب میں دکھایا تھا وہ تمثیل تھا، یعنی یہ کہ وہ اپنے  
 زصرف اپنی زندگی تک بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ظہور تک جو رب دایعت فیصلہ

وہ اس کو ہمیشہ کے لیے خدا میں خانہ کیبک  
 ہے اور وہی مقصود ہوتی ہے، جیسے کسی نے

خواب میں دیکھا کہ فلاں شخض مر گیا ہے اور وہ واقعی  
 مرگی تھا، یہ رویاے حقیقی ہے، رویاے تمثیل یہ ہے

کو مقصور اس واقعے میں جعلی کوئی شاہی چیز ہو  
 جیسے حضرت یوسف نے قحط کو سوکھی باول اور دبی  
 خیالوں کی صورت میں دیکھا، امام خطابی محدث السن  
 میں بھتے ہیں،

بعض الرویاء مثل یعقوب لیتل ول علی  
 الوجه الذاہی یجب ان یعرف الیہ معنی  
 التعبیر فی مثلہ و بعض الرویاء لا یحتاج  
 الی خلاف میں یاتی تماشاہدۃ،

(فتح الباری مصدر جلد ۲ ص ۳۰۶)  
 ترجمہ:- بعض خواب تکمیل ہوتے ہیں جس کو  
 اس شال صورت میں اس سے بیان کیا جاتا ہے کہ اس

مطہر پر اس کی تعمیر کی جائے  
 جس طریقہ بدلے یہ خواب کی تعمیر پھری جاتی ہے  
 اور بعض خواب اس کے مقابع نہیں ہوتے بلکہ دو

مشابہہ بن کر ساخت آتے ہیں،  
 روحانی قربانی جسمانی قربانی کے مقابلہ میں

یقیناً ذرع عظیم ہے جسمانی قربانی کی تکلیف ابراہیم  
 نہ کی بات ہے، مگر روحانی قربانی تو کسی احرق

خواب تکمیل تھا یا حقیقی تھا، اس گھر کے کھنے سے

جس طریقہ بدلے یہ خواب کی تعمیر پھری جاتی ہے  
 اور بعض خواب اس کے مقابع نہیں ہوتے بلکہ دو

مشابہہ بن کر ساخت آتے ہیں،  
 اس بنابریم کو غور کر نہت ہے کہ حضرت ابراہیم

کی خاطر ساری زندگی کی جیتے جی کی قربانی ہے  
 اس زرع عظیم کا منظر پیش کرتا ہے، (باتی ص ۲۹۷ پر)

کے پنج اور چھلک میں ہے اس طرح سے وہ پورے جنوبی آمر لینڈز، بیالین حکومت قائم کی، ظاہر ہے افریقہ پر حادی، قابض اور مسلط ہیں۔ عالمی قوائیں بادشاہوں کو، شہزادوں کو، حکمرانوں کو گرفتار کریں گے، یا ایک عام سی بات ہے۔ چنانچہ مسلمانوں پر ایسا ایک روز بدا آتا۔ مسلمانوں کے اپنے اعمال کا نتیجہ تھا۔ ڈھنچے ان لوگوں کو گرفتار کیا، ملیشیا میرے پاس ہے اس کو میں پڑھ کر سناؤں گا۔ اب کے لئے مسلمانوں کو، دہاں جو چھوٹے چھوٹے سلاطین تھے ان کو اور انڈونیشیا کے لوگوں کو گرفتار کر کے آیا اور کس طرح سے آیا۔ حضرات۔ ایسے جنوبی سید ہے یہاں لائے، جنوبی افریقہ کے کمپ میں جو افریقہ، ادھر اٹلانٹک ہے جبراقدیانوس اور ادھر انڈین اوشن، یہ جھوٹا سا وہ حصہ ہے جس کو اللہ رب العزت نے دنیا کی دولت سے فوارا ہے، A ۹۵۵. WORLD ONE COUNTRY ۹۵۵. کالے پانی کا کام دے رہا تھا۔ تاکہ وہ یہاں سے بھاگ زکریں، آپ یقین جانتے بادشاہ علی گوٹاٹیں کو وہ یہاں پا بڑے بھر لائے ہیں ابھی میں آپ کو کمپ میں لے جا رہا ہوں، یہ بالکل دُوبا ہوا ہے اٹلانٹک میں، اس لئے یہ حصہ بہت سرد ہے ڈربن کے مقابلہ میں جمع ہو گئی تھوڑہ سا ڈھنچہ افریقہ ہے، یہ برابر تمام اخبارات میں بھی آرہا ہے کہ اللہ نے کوئی ایسی جو مسلمان یہاں آپ سے آئے، انڈونیشیا، ملیشیا، معدنیات، کوئی ایسی دولت نہیں چھوڑی جو سے انھوں نے عربی اور فارسی کی خدمت کی راجہ یہاں زہو، اسلام کیسے یہاں آیا۔ یہ سب سامنے چھرے، بھلی چیز ہے دیکھئے کہ برطانیہ ہے، یہ فرانس کر رہے ہیں۔ میں نے آج کے محاذ پر کوچنڈھوں میں تقسیم کیا ہے۔

بہلا حصہ اس سے بحث کرتا ہے کہ اسلام کی آمد جنوبی افریقہ میں کیسے ہوئی اور اس مسلم اٹیلیک کے عمل میں آئی۔ دوسرا حصہ جو میری لکھنؤ کا پوچھا گا وہ مسلمانوں کی مشکلات کیا کیا استعمال کیا جو مکن تھا۔ یہ ڈھنچے، ہندوستان کی ہی اندھی دعوت کے سہرے موقع کوہم نے کیسے جنوبی افریقہ میں صلح کیا، یقین مانے آج سا ساڑھے افریقہ میں مسلمان یہاں میں نے دعوت کے اس عمل کا خاتمہ نہیں کیا جو امت مسلم کی ایک خاتم تھی اور یہی جو ہے کہ آج ہم دہاں نکر دیا ہیں۔

مسلم اقلیات میں اسلامی اچھے کے تحفظ متعین میری اپنی چند مروضات ہیں جو میں پیش کر دیں گا۔ ایک بہت اہم بات ہے کہ یہودی دل و دماغ کس طرح کام کر رہا ہے اور خاص مزملم تجارت یہودیوں کے پر رکھ لے جن کے یہ غلام تھے۔ بنال کے طور پر (باتی ص ۲ پر)

# فضیلت قربانی اور عبادتیں

## جستہ مولانا محمد تقی عثمانی

ذی الحجہ کے یہ دس دن جو یہ مکہ ذی الحجہ کو انجام پاتا ہے۔

### دس ایام کی فضیلت

اور خود بھی کہیں تو رہا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ارشاد میں واضح طور پر ان دس ایام کی اہمیت اور فضیلت بیان فرمائی ہے یہاں تک فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو عبادت کے اعمال کسی دوسرے دن میں لاتے محبوب نہیں جتنے ان دس دنوں میں محبوب اسی "جواہ" وہ عبادت نفعی نہیں ہے، ذکر یا سچع ہو، یا صدقہ خیرات ہو اور یہ بھی فرمایا کہ اگر ان ایام میں کوئی شخص ایک دن روزہ رکھ کر تو ایک روزہ ایک سال کے نیزوں کے برآ کر ایک سال کے روزوں کے ثواب کے برآ بر کر دیا جاتا ہے اور فرمایا ان دس دنوں میں ایک بات کر دی جاتا ہے اور فرمایا ان دس دنوں میں ایک بات لیتے القدر کی عبادت کے بھکیں ہو رہی تھیں اور عید الاضحی کو روزے کی عبادت کی بھکیں ادا ہوتے ہیں میکن جو کے نعموں ارکان تو زی انجوں ہی میں ادا ہوتے ہیں میکن روزے کی عبادت کی بھکیں ادا ہوتے ہیں میکن جو کے احرام یا نذرنا شوال سے جائز اور تسبیح و حمدنا اللہ تعالیٰ نے اس وقت رکھا جب عبادت کی بھکیں ہو رہی ہیں تکنیں عید الفطر میں خوشی کا شوال کی بھلی تاریخ سے جو کا احرام یا نذر کر نکلا جائز ہے اس تاریخ سے پہلے جو کا احرام یا نذر کر جائز ہے اس تاریخ سے پہلے جو کا احرام یا نذر کر لگتا تھا اور بعض اوقات دو دو تین تین چھینے دہاں پہنچنے میں لگ جائے تھے اس یہ شوال کا جائز ہے ہی لوگ سفر کی تیاری شروع کر دیتے تھے گویا کہ روزے کی عبادت ختم ہوتے ہیں جو کی عبادت شروع ہو گئی اور بھری روح کی عبادت اس زمانے کو منصب فرمایا ہے، مثلاً جو فرمکی ابتدائی آیات ہیں "اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ دنوں میں انجام نہیں دی جا سکتی اور دوسری عبادتیں

### دس راتوں کی قسمیں

ان دنوں کی اس سے پڑی اور کیا فضیلت ہے کہ وہ عبادتیں جو سال بھر کے دوسرے دنوں میں کیا جائیں دی جا سکتیں۔ ان کی انجام دی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کو منصب فرمایا ہے، مثلاً جو ایک ابتدائی آیات ہیں "اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ دنوں میں انجام نہیں دی جا سکتی اور دوسری عبادتیں

عشرہ جو یہم ذی الحجہ سے شروع ہوا اور دس ذی الحجہ بھر میں کی انتہا ہو گی، یہ سال کے بارہ ہیمنوں میں بڑی نیاز حیثیت رکھتا ہے اور پیارہ علم میں سورہ اور بھری روح کی عبادت اس پہلے عشرہ میں انجام پا جائے گی۔



# ایک اور لارپن سفرِ اسلام کے آغاز میں

سوندھیں جسیں

ہوتے کی وجہ سے رٹا شر ہو گیا اور میرا آپریشن کیا گی  
اس دوران میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے بہت بارہ  
قریب ہو گیا۔ میں آسمان کی طرف دیکھتا اور اللہ تعالیٰ  
سے قربِ محکوم کرتا تھا، مجھے محکوم ہوتا تھا کہ کوئی  
ذات عالیٰ میری حفاظت کر رہی ہے اور میں محفوظ ہوں،  
میں نے ان سے پوچھا، آپ کا اب کیا مشغله ہے،

سفیرِ محترم نے فرمایا:- میں ایک اہم پروگرام پر

کام کر رہا ہوں اور وہ قریبِ الحستم ہے، یعنی قران

سے اور مسلمانوں سے اُس محکوم ہونے لگا، میں نے  
ادارہ میں جہاں اسنٹرکوپ کے رابطِ اسلامیہ کیلئے  
منعقد ہوئی جس میں فرمائیا گیا میں اپنے

اس مسلم ملک کی صحیح ترجیح کروں جہاں میں اپنے  
ملک کی نمائندگی کر رہا تھا، اور غلطِ فہمیاں دور کروں

میں نے رمضان کے پورے روزے رکھے، میں نے  
سے ملاقات کا سشرف حاصل ہوا جن کے سر کے  
بال پروری طرح سفید ہو چکے تھے، گمراہ جنم کے،

نہ صحت سے مزاج کے تھے، ان کی آوازِ اتنی بلکی تھی کہ  
غور کرنا پڑتا تھا کہ دیکھ رہے ہیں، ان کا

اسم گرامی (محمد فتوت بن نظر الدین) تھا، ان کی عمر شش  
سال سے تجاذبِ زریحی تھی، وہ مغربِ اقصیٰ میں

سویڈن کے سفیرہ چھکتے، انہوں نے مجھے  
لہا کر دہ کافرنز میں عربی زبان میں پکر دیں گے  
میں نے اس موقع کو غیبتِ سمجھا کہ میں ان سے  
پوچھتے گوں کروں، سب سے پہلے میں نے ان کے

اسلام قبول کرنے کے باسے میں سوال کیا؟ سابق  
سفیرہ جو بڑا: اس مسلم میں میں دوم حلول سے

گزر ہوں پہلے مرحلہ کی مت نہ سال ہے اس دوران میں  
میں خری ساختہ میں زندگی کر رہا تھا، اس نہاد  
میں میں نے اس کا مطالعہ کیا کہ اسلامی دینی فحاظت  
کس طرح ادا کیے جاتے ہیں، اس مطالعہ کے دوران

جنہیں اس دین سے قرب ہونے کا شوق پیدا ہوا،  
میں اسلام سے واقفیتِ حاصل کر تاریخ ۱۹۹۵ء میں

زمفہان کے چینیہ میں میں نے اپنے آپ کو محلہ پر ایسا  
چاہا کیا میں روزہ برداشت کر سکتا ہوں، بھی خیریہ

اسلام سے یہ سفر ہوئے کا سبب بنا، مجھا سلام

سویڈن میں بڑی تعداد میں لوگ دین کی ایمت  
و اپس ہو گئے ہیں، اور انہوں نے اسلام بیتل شروع  
کو محسوس کرتے ہیں، اس کی ضرورت ہے کہ ان حقیقی  
کردیا ہے۔

ایخیر میں انہوں نے کہا کہ اسلام بوسنیا اور  
اسلام سے واقف کرایا جائے اور ان میں اسلام

میں اس کام کے لیے کوئی امداد نہیں ملے ہے، کوئی  
کے مطالعہ کا جذبہ پیدا کیا جائے اور اس سے

کی وزارتِ اوقاف اور ریاضت کے ندوہ الشباب  
واقفیت کے موافع فراہم کئے جائیں اس کے لیے

یہ کافر فیں بہترین ذریعہ ہیں ان کا دائرہ اور سین  
مغرب میں اسلام کا مستقبل

کافر فیں کے موافع کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے جس  
میں ہم شریک تھے میں نے ان سے یورپ میں اسلام

کو مستقبل کے بارے میں سوال کیا کہ ان کا اس سلسلہ  
دلوں کا ماحملہ تو ہمیں چاہیے کہ ملی انداز سے اسلام

کو ان کے ساتھ بیان کر کے ان میں اسلام کے مطالعہ  
میں کی ارادہ ہے؟

انہوں نے کہا: یہ یورپ میں اسلام باقی رہے گا۔

بلکہ وہ اللہ کے حکم سے پھیلے گا۔ انہوں نے یہ ایت کریمہ  
تلادت کی: «إِنَّا لَنَا هُدًى مِّنْ أَنْجَبْتُ وَلَكُنَّ

اللَّهُ يَهْدِي مِنْ يَشَاءُ» میں نے ان دخواریوں  
کے بارے میں سوال کیا جن کا اسلامی تنظیم یورپ

میں سامنا کر رہا ہے؟

انہوں نے کہا: کوہہ بہتر انداز سے کام کر رہی ہیں  
بیک دخواریوں کا سامنا ہے لیکن وہ بڑے جذبے

اور یورپ نشاط کے ساتھ کام کر رہی ہیں اور سفری  
وہ اللہ کے حکم سے کامیاب ہوں گی۔ دخواریوں کی

تفصیل بتلتے ہوئے انہوں نے کہا دخواریوں کا دو قسم  
کی ہیں،

۱۔ اسلام کے خلاف صلیبی جنگلوں کے وقت جو رہا  
تاشر قائم ہوا دہ بڑی رکا دٹھے ہے اس طرح اسلام اور

اس کے حقیقی یہ عالم سے ناد اتفیت ایک رکا دٹھے ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ یہ لوگ زیستیت بر عمل  
کر رہے ہیں اور نہ اسلام پر وہ محض قدیم تاثر بر

مل کر رہے ہیں میں نے ان سے سوال کیا: اس کا کب  
حل ہے؟

انہوں نے کہا: کہ ہم اپنی طرف سے صحیح مثال  
بیش کریں اور تمام لوگوں کے لیے اچانکہ نہ تابت

اول۔

## ناشر حضرات توجہ دیں

جوناشر حضرات اشاعتی ادارے یادا دیوبندی داعی و شاعر  
ایچ اسٹائیں تبصرہ کئے ہیں روا درستہ ہیں وہ اس کا  
هزار خیال رکھا کریں۔

(۱) کتاب زیادہ سے زیادہ ایک سال کے عرصہ  
کے دوران شائع ہوئی ہو، زیادہ پر اپنی کتابوں پر تبصرہ  
مکن نہیں ہے۔

(۲) چند صفات پر عمل پر یافت قسم کی کتابیں بھی  
کافی فائدہ نہیں ہے، زیاد تصور و تکارے پاس وقت ہے  
اور زیادی تغیرات کے صفات میں اس کی بحث نہیں ہے۔

اور جگہ کی وجہ سے وہ حقیقی اسلام کا طرف

## المضرۃ والنقسان فی شرب الدخان

# تمہارے نوشی کے نقصانات

از:- میر واعظ کشمیر مولانا محمد یوسف شاہ

پیش لفظ از:- عبد الرحمن کوندو

قیمت: ۱۶ روپے

: حد نے کے پتے:

۱۔ حبیم بکڑ پوچھ سویں والاں دریل ۲۱ (۲۱) تاضی پلش زد ملچ بلڈنگ نظام الدین ہی دہلی ۱۳

۲۔ الفرقان بکڑ پوچھ آباد نکھنہ دوپی (۲۲) دارالاشرافت اسلامیت، کوٹوں اسٹریٹ گلہر ۲۲

۳۔ الحسن بیک سینٹر گدر پورہ عالم حار روڈ سرینگر مٹ کشمیر

مولانا محمد خالد ندوی

(۲)

**حدیث کی کسوٹی** | حدیث کو پرکھنے اور جاننے کے لیے حقیقتاً ایسی دو علم فرن روایت اور فتن درایت بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ فرن روایت کے متعدد اقسام میں اصول حدیث، جرج و تعدل، اسماء الرجال و علی وغیرہ، اور عام طور پر حدیث کے صحت و ضعف

کو بچانے کے لیے محدثین ان ہی فنون سے کام لیتے ہیں جبکہ درایت حدیث سے عام طور پر فقہی مسائل کے استخراج و استنباط سے کام یا علم مصطلح الحدیث کی تعبیر ہمیں تینوں قسموں محدثین لے توجہ دی ہے شاید فرن درایت پر آتی ہے، جن سے کسی طرح بھی شانستہوت پر حرف آئے یا ذمہ دار نبوی میں سلطنت طاہر ہو نیکا جس کا بہت سے اہل علم کو اعتراف بھی ہے جناب پر اصل و قواعد میں من سے احادیث پر عمل کے حجت میں مددی جاتی ہے اور ہی دو نوں تعبیرات ان "اصول و قواعد" کے علم کے لیے معروف ہیں۔

یک بعض حضرات نے علم درایت الحدیث اور علم اصول الحدیث کو مادرف قرار دیا ہے جناب پر امام عثمانی نے مقدمہ فتح الملہم میں اذیقۃ الحدیث مولانا زکریا نے "اوجز" کے مقدمہ میں اسی طرف روحانی طاہر فرمایا ہے یکن بات محل نظر ہے کیونکہ علم درایت حدیث کی تعریف میں منقطع اس کے رجال افہم یا غیر اتفاق نہیں اس حدیث سے کیا کیا احکام مستنبط ہوتے ہیں اور کوئی تعارض تو نہیں۔ اگر ہے تو یونکہ رفع کیا جاسکتا ہے یہ سب باتیں علم درایت الحدیث سے متعلق ہیں تنبیہ: یہ بات بھی ذہن نشین رہی جائے کہ اس کے مجموع کو مختلف عنوانوں سے تعبیر کیا جاتا ہے مثلاً۔

- ۱- علم درایت الحدیث
- ۲- علوم الحدیث
- ۳- علم الحدیث

۲۲

(سلم و حکم ضفاصر المغلولة) راویوں کی توثیق و تضییف کے بارے میں بحث کلام ظاهر ہے حضرت عائشہؓ نے عبد اللہ بن عکر کے کا ابتداء ہو گئی تھی پہنچ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ تھایا عالم اخلاق و کردار کیسے تھے؟ ذریعہ معاشر اس نقطہ نظر کی تردید کی ہے کہ جو نکر مرد کے لیے اس سلسلہ میں سرکے سارے بالوں کا ترک ناگوری ہے اگر غفار اہوں تو کوئینا ضرور ہے لہذا ایسا وجہ ہے عورتیں اس حکم میں شامل نہ ہوں، حضرت عائشہ صرف تابعین میں سے سعید بن میسیب (۶۴۳) شعبی (۶۴۳) ابن سیفی (۱۱۵) اور الحمش (۱۳۵) بھی اسی کے خلاف روایت ہی نہیں سناتیں کہ لقد کنت اغسل آناد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من إناء واحد ولا أنس يد على أن أفسر من إناء واحد ولا أنس يد على أن أفسر غ علی راسی تلاٹ افراغات (سلم)، بلکہ درایت بھی اس نظر سے کی تردید کی کہ عورتوں کو اس خلافت میں مخصوصاً پر مستقل کرتا ہیں لکھی گئیں۔ اور احتیاط میں سرگھانے کا حکم کیوں نہیں دیتے جب مستقل جرج و تعدل کافن وجود میں آیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ اسی بنیاد پر علی الاتزام حلقوں پر عامل تھے حضرت عائشہؓ نے گویا کہ اسکے خلاف روایت ایسا اور یہ بات حضرت عبد اللہ بن عکر کے نزدیک بھی محقق تھی، لہذا اسی کے ذریعہ اولاد ان کے نظر سے کی تردید فرمادی اسی کو درایت کرتے ہیں۔ اسی باعث جب تدوین حدیث کا درجہ عرض ہوا تو اکہ محققین نے چنان روایت کے اصول وضع کئے وہاں باقاعدہ درایت کے اصول بھی وضع کئے چنانچہ علام ابن حوزی نے اس موقع پر لکھا ہے جس حدیث کو دیکھ کر وہ عقل یا اصول مسئلہ کے خلاف ہے تو جان لوک موضع ہے۔ اسی درایت کے علیہ دلکش کا یہ فرمان بیان کیا کہ آگ بندیکی جیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس پر حضرت عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ پھر تو گرم پانچ سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے حضرت عبد اللہ بن زبان سے متعلق تمام ضروری علم اصول فتح و علیقہ فردت علوم قرآن بھی جیسے علم تفسیر سے اتفاقی سمجھتے تھے میکن چونکہ یہ روایت ان کے نزدیک کی یہ اسی انداز کی جامیعت ہو رہی ہے، البتہ روایت خلاف عقل بھی اس پر اعتماد نہیں کہ اس کے راوی عنبر کا معاملہ اس کے پر عکس ہے۔

فرمایا بلکہ یہ خیال کیا کہ سنن یا سعینے میں تاریخ اسی معتبر اسی طرح سے وہ احادیث قابل اعتبار نہیں جو حکومات و مشاہدات کے خلاف ہو گیا ہوگا۔

ایسے ہی حضرت عبد اللہ بن عفر جنابت کا بیکھی ہیں اس پر کہ یہاں کی عظیم اشان علم ہے جس کا جاننا نہیں کیا جس کی حکومت یا جو ہونے کا حکم دیتے تھے جب حضرت عائشہؓ کو معلوم ہوا تو فرمائے تھے کیونکہ حدیث متصل الا سناد ہونا عام حالات میں یا عجیباً لابن عمر ہند ایام امر النساء اندرازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ صحابہ کے دور اسی پر یا امرهن ان نہیں دو سومن افلا یا مرسلاں ۱۲ م ۲۳۵

## شہزادہ علی سجاد احمد

سعودی عرب کی راجدھانی ریاض میں اجام بیئے ہیں انھوں نے جامع ازہر میں جس کے اس سال کے شاہ فیصل ایوارڈ کے اعلانات کرنے والے ہیں۔ پوری اسلامی دنیا کے لئے شاہ فیصل ایوارڈ کی وجہی دینی و فکری صلاحیت و کارکردگی میں اضافہ ہوا ہے۔ یہاں پر یہ تذکرہ ضروری ہے۔ اس سال سے ان اخوات کی مالی حاصل ہے۔ اس سال میں بھی اضافہ کر دیا گی جو اسلامی خدمات کا طبقہ ہے جو باقاعدہ جماعتیں میں بھی محسوس کر دیا جائے گا۔

## اسرائیل اور امریکہ

امریکی صدر بل کلنٹن کی انتظامیہ نے آئندہ میں اسلامی خدمات کا طبقہ ہے جو باقاعدہ جماعتیں میں بھی محسوس کر دیا جائے گا۔ اس سال میں بھی اضافہ کر دیا گی جو اسلامی خدمات کا طبقہ ہے جو باقاعدہ جماعتیں میں بھی محسوس کر دیا جائے گا۔

## امریکا اور صہیونی تحریک

یہ حقیقت اب کوئی راز نہیں ہے کہ صہیونی اسلامی خدمات جاری رہے جو اسرائیل کے ساتھ ملکوں کی اعانت جاری رہے جو اسرائیل کے ساتھ جزوی ۱۹۹۵ء کو امریکی صدر بل کلنٹن نے پہلیک حکم کے ذریعہ ان تمام سیاسی تنظیموں کے بند کھاتوں کو منحصراً امریکی کانگریس کا مطالعہ اور مظلومی کے لئے بیٹھ کر دیا اور امریکی دونوں ہی سیاسی جماعتوں میں اور امریکی دوست کھاتے ہیں۔ امریکی ایڈیشن ۱۹۹۶ء میں بھی نظر کھنا چاہئے جو اس بنیاد پرستی کو ہوا دے رہے ہیں ان میں شام، یسیا اور سودان شامل ہیں ان صہیونی کوششوں کا تسلیم نکلا کہ ۲۳

کے اخوات یورپ میں عام طور پر اور امریکہ میں خاص طور پر بہت گھرے ہیں، امریکی کانگریس، دوست ہاؤس، امریکی میڈیا، امریکی مالیاتی ادارے اور امریکی دونوں ہی سیاسی جماعتوں میں صہیونیت کے ہمدرد موجود ہیں، امریکے کے تین بڑے اخارات واشنگٹن، پورٹ، نیویارک، یاکر اور میامی میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف میڈیا کی مہم پر نظر ہے وہ اس باریک حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ اسرائیل اپنے اس نقط نظر کو منوئیں میں کامیاب ہو گیا ہے کہ یورپ کے عوام سے اسلامی بنیاد پرستی اور دہشت گردی اور اس کا مقابلہ کے بعد مغربی دنیا اور اسرائیل کے لئے

جس میں سے ۲۳۰ ملین دالر ۱۹۹۵ء کے امریکی مالی سال میں معاف کئے جا پکے ہیں بھی حصہ یا جس میں ۵۲۳،۰۰۰ ملیار ڈالر کی رقم مشرق وسطی میں ان ملکوں کی اعانت کے لئے مخصوصی کی گئی ہے جو مغربی ایشیا میں امن وسلامتی کی کوششوں میں مصروف ہیں یاد مرتبے الفاظ میں جو مالک اسرائیل کے ساتھ صلح کے معاملہ و مذاہد کے دینی اور سیاسی مقاصد میں جو امریکہ، مغربی دنیا اور اسرائیل کے لامتناہی خطناک ہیں چنانچہ اس خطہ اور بنیاد پرستی کے کے اخوات میونگ سے بونس آئیں جو یارکے بہاں پر یہ بات باعث دیپسی ہو گی کہ امریکے نے علم و فنون میں تحقیق و امتیاز کے لئے ایوارڈ داکٹر باری شاربیں امریکہ کو دیا جائے گا، اخوات دوستی ایڈیشن میں غیر معمولی کی کردی ہے اب یہ دوستی ایڈیشن میں تقریباً ریاض میں منعقد کی جاتی ہے جس کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

بھی کے قارئین تعمیر حیات سے بھی کے قارئین تعمیر حیات سے لذت بری کے لذت بری سے کندڑا ہے کہ تعمیر حیات کے سلسلہ میں رفع بح کرنے یا خریدار بخشنے سلسلہ میں ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں دہاں ان کو رفع بح کرنے کی رسید مل جائے گی۔

ALAUDDIN TEA  
Tea Merchants

TEL: 3762220/3728708



اسپیشل چائے ۲۴ نمبر اور ۱۲ نمبر  
 حاصل کر کرے

44, Hotel Road, Hill Station, Bombay 400 003.  
 Tel: 3762220/3728708

## بھی کے قارئین تعمیر حیات

بھی کے قارئین تعمیر حیات سے لذت بری کے لذت بری سے کندڑا ہے کہ تعمیر حیات کے سلسلہ میں رفع بح کرنے یا خریدار بخشنے سلسلہ

میں ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں دہاں ان کو رفع بح کرنے کی رسید مل جائے گی۔

ALAUDDIN TEA  
Tea Merchants

TEL: 3762220/3728708

# مطالعہ کی عالمی ادب

تبصرے کیلئے کتابوں کے دو شاخوں کا آنا ضروری ہے!

بروفیسر وحی احمد صدیقی

کاروان ادب نام رسارہ۔

نام رسارہ۔ مركزی دفتر الاطراد اسلامی

ندوہ العمار لکھنؤ

قیمت ۱۔ ۳۰ روپے

سالاریت ۱۔ ۱۵۰ روپے

رابط ادب اسلامی (علمی) کاس ماہی

اردو ترجمان کاروان ادب کے تین شمارے

نظر کے سامنے ہیں۔ یہ شمارے حضرت مولانا

سید ابو الحسن علی ندوی مدقلا کے زیر سرپرستی

نکل رہے ہیں اور ان کے مدیر جناب مولانا محمد

رابح حسین ندوی ہیں۔ ظاہر ہے جن شماروں

سے آسمان علم و ادب کے یادآف اور مہاتما

وابستہ ہوں ان کی درخشانی کے کیا کہنے۔ اپنے

موضوعات کو ملا کر یہ نورِ حیلی نور کے مصدق

ہو جاتے ہیں۔

اس سے پہلے کہ میں اس اجمالی کی تفصیل

پیش کروں یہ بتا دوں کہ اسلامی ادب سے میں

کیا سمجھتا ہوں، ادب جو کہ ایک آفاقی چیز ہے اس

پری صفت (اسلامی)، لکھنا اس کو میں ود کرتا

ہے یا اس کے برعکس اپنے بیان کے لئے کچھ اور

و سوت دیتا ہے۔

یورپ کے تقدیل نگاروں جیسے فرانس

کے برلنیز یا الگستان کے میتواؤ آن ملڈ وغیرہ

نے بہترین ادب کی جگہ جنمیں دیتا ہے چاہے وہ

زگس دمید ولار دمید ہمیں دمید

حالم اقبال کی نظمیں تو غزل کی مٹھاں رکھتی ہیں

اور سب کا پس نظر اسلام ہے چاہے وہ خود را ہو

اپنے ساتھ رکھتا ہے اس کے بیان مجازی محبت

کا کہیں ذکر نہیں۔ سربراہ ہریمن کے قول کے مطابق وہ شروع سے آخر تک محجم دینیات ہے یہ دو حضرات رومانی اور کلاسیک ادب کے بہترین نمائندے ہیں۔

اچھا ادب کلاسیک اور رومانی ادب

کے امتراج سے بنتا ہے۔ یہ دونوں اجزاء تکریبی اپنی کمی اور زیادتی سے اپنی چھاپ تیار کرتے ہیں۔

بڑے مصنفین کی تخلیقات ہر زمانے اور ہر طبق کے لئے مستند ہوتی ہیں۔ یہ صرف گرد و پیش

مک مدد و نہیں ہوتی۔ ان میں بڑی وسعت ہوئی

ہوتی ہیں اور شاستری کے ساتھ تو ازان اور جمیت

ہے۔ اس کے جذبات لچھے ذوق کی خلاف ورزی

کا مظہر ہوتی ہیں۔ جب فطرت انسانی کا روحاںی پہلو

کی شدت کو کم تو نہیں کر رہا ہے۔ وہ اپنے گرد و پیش

کی عجیب و غریب باتوں اور چھوٹی چھوٹی چیزیات

کو نظر انداز کر کے اس کی عمومی اور مستقل صفات

کو ظاہر کرتا ہے اور ایک لطیف دلکشی کا لینڈار

کی جنت گشده۔ ورجل کی اینا ڈاور دانتے کی

ہوتا ہے۔

میں اپنے تبصرے کو کلاسیک اور رومانی

ادب کے وضاحت میں غرضوری طول نہیں دل

چاہ مگر میں ان کے دو شاذار نہادوں کا ذکر ضرور

کروں گا۔ افلاطون نے اپنے مثالی شہر میں گو

شاعروں کو جگہ نہیں دی تھی مگر اس کے خیر کل

ادر عالم امثال کے تصور نے۔ اس کے کمالات

کی روح نے اس کو رہانیت کا بہترین نمائندہ

بنادیا۔ دانتے کلاسیک شاعر عقا اس نے

رومی ادب کو نظر انداز کیا۔ اپنی معزز الاراء

یورپ کے تقدیل نگاروں جیسے فرانس

کرنے والوں کی جگہ جنمیں دیتا ہے چاہے وہ

مھر کی کوپڑہ ہو چاہے ٹوائی کی سیلن یکنی اپنی

حالم اقبال کی نظمیں تو غزل کی مٹھاں رکھتی ہیں

اور سب کا پس نظر اسلام ہے چاہے وہ خود را ہو

اپنے ساتھ رکھتا ہے اس کے بیان مجازی محبت

میدان کا قابل ذکر کام مذکورات علمی کا منحصر ہے۔ اندرونی احساسات، البتہ ہو جذبات اور اپنے رب کے حضوران کی لجاجت اور ایکساری کی عجیب کاروان ادب کا پہلا شمارہ مذکورہ علمی کے منتسب مقاولات کا مجموعہ ہے۔ مقاولات کے اس مجموعہ کا موضوع حمد و مناجات اور دعا ہے۔ یہ نہیں جتنے جلدی والوں میں سب سے بہتر اور دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ درخواست کی ہے کہ مجھ پر دعا مانگے جتنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ پورا مضمون ایسی یہی دعا میں ناکام نہ بانی ہے۔ پورا مضمون ایسی یہی دعا کے ذکر ہے اور پڑھنے والے کو رفتہ سے بہردا تر ہے۔ الہ تعالیٰ مولانا حسینی و حجز ای خیرے جنہوں نے ایسا انمول تختہ پڑھنے والے کو دیا۔

فارسی زبان میں حمد و مناجات کی شاعری اور اس میں عبد الرحمن جایی کا مقام ڈاکٹر محمود الحسن عارف کا معاملہ ہے اور بے حد علمی ہے۔ ڈاکٹر شاہ اللہ عربی نے سحدی کے اشعار سے بڑے اچھے تاثر اخذ کرے ہیں۔ ان کے مقاولات پڑھنے والوں کو بہت مانوس کہے ہیں۔ ان کے مقاولات پڑھنے والوں کو بہت مانوس کہے ہیں جو اسراخ اخنوں نے لکھا ہیں دہ مسلمان لکھے ہوئے گھر انوں میں آفریقی زبان زد ہے ہیں۔ پیر برات شیخ الاسلام عبد اللہ الصفاری سے عام لوگ اپنے دل کے مذکور ہو تو بھراں کی زبان سے نکلے ہوئے لفظ ادب کا مجذہ بن جاتے ہیں۔ حضرت مولانا نے اس کی تبریز مذہب سے والبرت سے ہے ہیں۔ ظاہر ہے ان کی مراد حلالی، بشبلی اور زندیرا حججی ہے اعلیٰ مصنفوں ترجیح کے ساتھ فاضل مقاولات کا جناب ضیاء الدین فاروقی نے بیش کئے ہیں۔ مقاولات کرنے لکھا ہے کہ ان میں دکش تشبیہوں اور خوبصورت استعاروں کا دوہ نور ہے جس سے دلوں کی دنیا روشن ہوئے کہ کوئی نہیں پروفیسر صاحب نے بہت صحیح بات لکھی ہے۔

ڈاکٹر طفل احمد مدینی نے حمد و مناجات میں صدی میں ۱۹۱۱ چھام مقاول کھاہے۔ مثالیں ظاہر ہے اردو سے لی گئی ہیں۔ اردو نعتیں اپنے سامنے حسن کے ساتھ وہ اثر نہیں ڈالتیں جو فارسی کی نعتیں اپنی اصل بات ہے کہ فارسی کے اعلیٰ نعمت گو خوار ہیں۔ صحیح معنوں میں صاحب دل لوگ تھے۔ بلخ العلی ادی شریح، دوسری اسلامی روحانی رکھنے والے ادب کو تقویت دینا اور تیسرا اسلامی ادب کے ذخیرہ میں نے افضل فر کرنے کا میدان۔ اس تیرے دوستار کے ساتھ پڑھیں یا رقص کرنے والے۔

ایسی مغل میں شریک ہونے والے جہاں محمد شعیع محل  
ہوں ان کی نظر کیاں ہے۔ کوئی شک نہیں اس دو  
شاعروں نے بھی اپنادل نکال کر سکھ دیا مگر جذبہ  
کی شدت کا ایسا والہ بازیاں کچھ سعدی، قدسی جامی  
خود دیگر ہی کا حصہ ہے۔

ڈاکٹر سید عبد الباری نے اردو مشتوی میں محمد  
مکنوبوچ پورہ میں ۳۰ روپوں اور ۱۰ روپوں کا اجتماعی  
دفت پر اپنے مقابلے میں بڑی اچھی مثالیں تبع کی  
ہیں اور ایک طرح سے ارتقائی منازل دکھائے ہیں  
کوئی ظاہری سجادت و جبل بیل تو قطعاً حقیقی نیک  
انھوں نے لکھا ہے کہ عشق و محبت، صوفیان تصویلات  
اوہ بحر و مصال کے حقیقی مضامین کی سب سے کچی  
جھلک ہمارے بزرگوں کو یوسف زیمخاکے قصر میں  
نفر کی۔ خود کلام پاک میں احسن القصص کے نام  
سے تصریح ہوا ہے اور فارسی اور اردو کی کئی  
مشتویوں کا یہ حکمرانی مضمون بننا۔ ڈاکٹر عبد الباری  
نے میراث، میرزاں، فاب، مرزاشوق اور واجد علی  
شاہ کی مشتویوں سے حمد و نعمت کے نمونے تیش کیے،  
مقالہ اپنے سائلنگ ادازار طریقہ اپناتے اور  
ملت اسلامیہ کے افراد میں اساسی طریقہ اپناتے اور  
دلچسپ ہو گیا ہے۔

مولانا عبدالعلی ندوی نے کلام اقبال  
میں حمد و ناجات پر بڑا پیار اثر مقالہ تحریر کیا ہے۔  
سب سے آخر میں انھوں نے اقبال کے جود و شونقل  
کے ہیں وہ بڑی بڑی مناجاتوں پر بھاری ہیں۔

بیانیں جوں کرد ایں حالم پیسے  
شود بے پیدہ ہر پوشیدہ تقدیر

مکن رسم اپنے خواجہ مارا  
حساب من رحیم او نہان گیر

مولانا طیب عثمانی ندوی کا مقالہ حضرت مکان  
کی مشتوی میں حمد و ناجات۔ ڈاکٹر محمد اقبال ایں

کضاں الدین اصلاحی کا مغار بعض پھر و شواری کی حمد  
ندوی کا مقالہ بزرگ الحسنی کی حمد و ناجات کا تدقیقی  
مکار خود حمد و نعمت پر لیے گرال قدر مضمون کو انکھا

مطالعو۔ ڈاکٹر عثمان احمد ندوی کا مقالہ حمد و ناجات  
کنار سارے منتظمین کو یقیناً مبارک بادا اور پڑھنے  
کا ارتقائی مالا بار میں۔ ڈاکٹر سید وقار احمد رضوی کا  
مقابلے ہیں اور لکھنے والوں کے تحقیقی جذبہ کے لیے دار

فالوں کے شکریہ کا حقدار بنتا ہے۔

دوسرے شماروں کا ذکر انشاء اللہ چکر لے گا۔

اردو میں بہت سی ایسی کتابیں موجود ہیں جس

# اک قابل تقاضہ مثال

۸۔ شوال ۱۴۲۵ھ صھطا باقی ارماد ۱۹۹۵ء  
محمد شاہدین قریشی ھر اہ مینا خاتون  
غلام مجید الدین قریشی ۱۰ عسری بیک  
محمد شکیل قریشی ۱۱ عاشق خاتون  
جبل احمد قریشی ۱۲ چاند بانو  
محمد شبیر قریشی ۱۳ آصفہ بروین  
محمد حلیم قریشی ۱۴ شالتہ بالو  
محمد عران قریشی ۱۵ شب نور  
محمد فرقان قریشی ۱۶ نجحت پر دین  
محمد راشد قریشی ۱۷ نکار فاطمہ  
محمد طارق قریشی ۱۸ آفرین بانو  
محمد فہیم قریشی ۱۹ کینز فاطمہ  
محمد شریعت قریشی ۲۰ شبیہ بالو  
محمد اکرم قریشی ۲۱ تاج بالو  
شاہ نواز قریشی ۲۲ سالم خاتون  
خاکوثر ۲۳ محمد رہنمای قریشی ۲۴ ہما بانو  
محمد رضوان قریشی ۲۵ عذری بانو  
عین العارفین قریشی ۲۶ کہکشاں بانو  
محمد عزیز قریشی ۲۷ فیمنہ بالو  
محمد حافظ قریشی ۲۸ شکلہ الجم  
محمد عزیز قریشی ۲۹ فرج ناز  
محمد عتیق قریشی ۳۰ رضوانہ بانو  
شبہ الدین قریشی ۳۱ فرزانہ بانو  
محمد عتیق قریشی ۳۲ غوثیہ بروین  
محمد شفیق قریشی ۳۳ عاشت خاتون  
محمد شفیق قریشی ۳۴ بھول بانو  
نظر الدین قریشی ۳۵ سیما بانو

میں یہ زبان کی بہترین حمد و نعمت کو جمع کیا گیا ہے  
کضاں الدین اصلاحی کا مغار بعض پھر و شواری کی حمد  
ندوی کا مقالہ بزرگ الحسنی کی حمد و ناجات کا تدقیقی  
مکار خود حمد و نعمت پر لیے گرال قدر مضمون کو انکھا  
مطالعو۔ ڈاکٹر عثمان احمد ندوی کا مقالہ حمد و ناجات  
کنار سارے منتظمین کو یقیناً مبارک بادا اور پڑھنے  
کا ارتقائی مالا بار میں۔ ڈاکٹر سید وقار احمد رضوی کا  
مقابلے ہیں اور لکھنے والوں کے تحقیقی جذبہ کے لیے دار  
فالوں کے شکریہ کا حقدار بنتا ہے۔

اردو میں بہت سی ایسی کتابیں موجود ہیں جس

# سولہ وجہ

## عبدالاصلیحی کے چند مسائل

کے کان کھے ہوں۔  
س۔ کیا جوی کی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے؟  
ج۔ واجب نہیں ہے۔  
س۔ ایک برا شکرا تکہ تو کیا اس کی قربانی سمجھتی  
ہے؟ ۶۔

۷۔ اگر ان لکھا ہو کر خود مدنخ ملک ز جا سکتا تو  
تو قربانی درست نہیں ہے۔

۸۔ ذبح کرتے وقت جانور کا رخ قبل کی طرف کرنا  
کیسے ہے؟

۹۔ مسنون ہے۔ بغیر عندر قبل کی جانب منہ زکرنا  
خلاف سنت ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔

### (باقی) قربانی کی اصل روح

بادگا و تدوس سے دہ بقلائے دوام حیات جادیہ  
اور "بن ہتم احیاء" کے سرخ خلقت

سے سرفراز ہوتا ہے۔ جنت کے دروازے اس  
کے پلے کھل جاتے ہیں۔ اور خداوند تعالیٰ اپنے  
پاس کی روزی سے اس کو سیر فرماتا ہے۔

ہرگز نیس و آنکہ لش زندہ مدد یعنی  
ثابت است بر جریدہ عالم دوام ماما

ابکر: سارف مارج عصہ

کیسے؟  
ج۔ ایک بھری کی قیمت صدقة کر دے اگر قربانی  
کے لئے جانوں لے ریا ہے تو اس کو اختیار ہے جبکہ

۱۰۔ قربانی کس پر واجب ہے؟  
س۔ ذبح کرتے وقت جانور کا رخ قبل کی طرف کرنا  
کیسے ہے؟

۱۱۔ مسنون ہے۔ بغیر عندر قبل کی جانب منہ زکرنا  
خلاف سنت ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔

۱۲۔ ایک ایمانی الغلب کی ضرورت  
باظل سے بیزار اور صفت آر کر دے، اللہ وحدہ  
لا شریک کے علاوہ ہر طاقت و طاغوت کی نفع کوڑتے

مال و دولت، ظاہری شان و شوکت اور جاہ  
دربرت کی وقعت دولوں سے نکال دے۔ الہم  
نے ایسا بیج تیار کریا تو یقیناً بھار انظام کا میانی کی  
مزبلیں طکرتا ہے گا اور ان لوگوں کا خواب جن

کو اسلامی بیداری کھلتی ہے شرمندہ عبیر زہو کے  
کا اور بچروہ اسلامی نسل تیار ہو گی جس کی اسلامی  
دنیا ہی نہیں بلکہ ساری دنیا عصر سے محتاج ہے۔

۱۳۔ ایک شخص قربانی کا گوشت تقسیم نہیں کرتا بلکہ  
فریبز میں رکھ کر کھاتا ہے، شرعاً اس کا یعنی کیا ہے؟

۱۴۔ اس کا یہ عمل خلاف اولیٰ ہے، کیونکہ افضل یہ  
کہ حضور میں حافظی کے لائق نہیں ہے۔

۱۵۔ ایک حصر اپنے اپنی وعیاں کے لئے کھے ایک حصہ  
اجاب وغیرہ میں تقسیم کرے، ایک حصہ فقرہ  
و مسکین میں تقسیم کرے۔

۱۶۔ عبد الاصلیحی کے دن ستحب یہے کہ عید کی  
سمازت کھلنے پہنچے رکار ہے، یہ حکم کس کے  
لئے ہے جو قربانی کرنے والا ہے اس کے لئے  
باب کے لئے؟

۱۷۔ یہ صرف قربانی کرنے والے کے لئے نہیں ہے  
بلکہ اس کے لئے ستب ہے کہ روزہ دار کی طرح

۱۸۔ نہیں! ایسے جانور کی قربانی کی ناز کے بعد کھائیں اور  
اگر خود قربانی کی ہے تو اپنی قربانی کرنے کے لئے جس کے لئے

۱۹۔ ایک شخص پر قربانی کا واجب حقیقی میں اس نے  
کھائیں؟

۲۰۔ نہیں! ایسے جانور کی قربانی نہیں کر سکتے ہیں جس

باقی میطال العدید کی بنیادی پائیں

بغی کی صایح السنت ہے۔  
کتب حدیث کی اس اسم اور قسمی فہرست  
میں جو مقبول بھی ہوئیں اور ان کے درس و تدریس  
اوہ شرح و حواشی کا سلسلہ رہا۔ مخلوکۃ المصائب  
بھی شامل ہے۔ جو شرح ولی الدین محمد بن عبد اللہ  
خطب تبریزی کی تصنیف ہے۔ جن کی وفات ۷۰۲ھ  
کے بعد ہوئی تھے یہ خاص طور پر مہروستان میں  
لصاب درس میں بھی شامل کی گئی اور اس کی شروع  
و تعلیقات بھی لکھی گئیں۔

اس کی مخصوصیات جانتے کے لئے اوس کی  
قدروں نزولت بچانے کے لئے ان کی بول کو ملاحظہ  
کیا جائے جو حدیث کی تاریخ خراجم اور علی  
موضع کے مقدموں کے ساتھ تین جلدیوں میں دارالعلوم کا حال  
ہے کہ دہ تدریجیاً مددوں ہوئے ہیں یہ  
اصول حدیث کی ان کتابوں میں جتنے کے  
جو حدیث کی خدمت و حفاظت اور اس سے سے تفاہ  
کے لئے وجود میں آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بنی کی اعلاء  
کی حفاظت اور اس سے شکل و ارتیاب دور  
کرنے کے لئے ایسے علوم و فنون اور مساعی کے مختلف  
گوشوں کی طرف رہمنا کی، اس کی طرف وی توجہ  
کر سکتا تھا اور وہی اس سلسلہ میں مختلف صرف  
کر سکتا تھا جو ان کے خود و بقا، ان کی طرف سے  
دفعاً افراد ان سے اتفاق و استفادہ کو سہل  
و سیور بنانے کا خواباں ہو۔

اصول حدیث کا علم

اسی مبارک تحریک کا نتیجہ تھا کہ وہ اصول  
و قواعد منضبط ہو گئے، جن کو حلا نے وضع حدیث  
کے مقابلے کے لئے تیار کیا تھا اس طرح سے اصول  
حدیث کا علم مددوں ہوا، جس میں احادیث کی صحیح  
بنات خود جا پہنچتے پڑتے اور جو معاصر نہ ہوتے ان  
کے بارے میں ان کے دلکھنے والوں سے دریافت  
کے نتیجے تھے کہ اس کے احادیث کی صحیح  
کرتے اور اپنی رائے کا برابر باخیر کسی کتاب کے خوف  
کے اعلان کرتے، اس لئے کہ یہ اللہ کے دین اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا دفاع تھا  
جس میں وہ مشمول تھے۔ (جاری)

له تذكرة المذاہ جلد اول مطبوع دائرة المعارف العثمانی  
جلد آباد ص ۲-۳۲۱۳  
عہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے موہاکی دو  
شرصیں تحریر فرمائی ہیں۔ بیلی عربی میں ہے اس کا نام السنی  
ہے اور کب توقف کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ کسی  
دوسری صدیت سے تقویت ہو جائے، سماج حدیث  
کی کیفیت اور اس کے تحمل و ضبط کا بیان محدث  
سے عالم مسلم مولانا عبد الحی فخری محلی ہے اس پر بخش فہمت  
جو اخیر تحریر ذمہ ہے جو علیت اور تعلیمی فقہی استدلالات  
سے بھر پور ہے۔ اور علیہ اور مدرسین کے لئے بڑے تینہا ہیں۔  
صدیوں میں صرف علماء کے ذہنوں میں رکھے ہیں  
تک کہ ان کے جمع و ترتیب اور تصنیف و تدوین کا  
کام ہوا، جسیا کہ دوسرے اسلامی علوم کا حال  
ایوہ عدہ کے مقدموں کے ساتھ تین جلدیوں میں دارالعلوم کا حال  
ہے کہ دہ تدریجیاً مددوں ہوئے ہیں یہ  
اصول حدیث کی ان کتابوں میں جتنے کے  
جو حدیث کی خدمت و حفاظت اور اس سے سے تفاہ  
کے لئے وجود میں آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بنی کی اعلاء  
کی حفاظت اور اس سے شکل و ارتیاب دور  
کرنے کے لئے ایسے علوم و فنون اور مساعی کے مختلف  
گوشوں کی طرف رہمنا کی، اس کی طرف وی توجہ  
کر سکتا تھا اور وہی اس سلسلہ میں مختلف صرف  
کر سکتا تھا جو ان کے خود و بقا، ان کی طرف سے  
دفعاً افراد ان سے اتفاق و استفادہ کو سہل  
و سیور بنانے کا خواباں ہو۔

اصول حدیث کا علم  
اسی مبارک تحریک کا نتیجہ تھا کہ وہ اصول  
و قواعد منضبط ہو گئے، جن کو حلا نے وضع حدیث  
کے مقابلے کے لئے تیار کیا تھا اس طرح سے اصول  
حدیث کا علم مددوں ہوا، جس میں احادیث کی صحیح  
بنات خود جا پہنچتے پڑتے اور جو معاصر نہ ہوتے ان  
کے بارے میں ان کے دلکھنے والوں سے دریافت  
کے نتیجے تھے کہ اس کے احادیث کی صحیح

کی صورت میں روکی ٹھکانوں پر جملہ کر رہی ہے، منتظر  
حلوں میں روکس کے تعریف یا ۱۳ میں تباہ کر دیتے ہیں  
جیسیں فوجیوں نے کوہ فاتح میں گردیش نامی تھے  
میں اپنا عارضی ہریڈ کوارٹر بنایا ہے جس کی حفاظت  
ہزار فوجی کر رہے ہیں۔

### لبقیہ: افریقیہ میں اسلام

عبد الرحیم پیرس، پرسن ان کامالک تھا مسلمان  
کا نام عبد الرحیم ہے۔ اس طریقے سے ان کی شاخت  
کی جاتی تھی کہ یہ فلاں انگریز یا فلاں ڈچ کا خلام  
ہے..... اس طریقے سے اس سلسلہ کیوں تھی  
کی تشكیل بیال کیمپ میں ہوئی۔ بہت احمد بات ہے  
اس کو زرا غور سے سئے گا۔ اسلامی شریعت میں  
ڈیوب ہوئی، اور دیوب ہاتے ہے کہ کتاب عربی  
میں کچھی گئی اور افریقانہ زبان جو ڈیوب، جرمن اور  
دیگر زبانوں پر مشتمل ہے وہ زبان دیگر ڈیوب (ان  
ہی مسلمانوں نے ڈیوب کیا۔ یعنی سبی افریقیات کتاب  
عربی رسم الخط میں لکھی گئی، اس کی تحقیقات اور  
تفصیلات کا موقع نہیں ہے۔ آپ نے یہ دیکھا کہ  
چار سو سال سے یہاں اسلامی بھکاری اور اسلام نہیاں  
اور ظاہر ہوا ہے۔ اب آپ آئیں۔ ہم اندیں وہاں  
کب اور کیسے پہنچے۔ یہ بھی بہت اہم ہے ہماری حلول  
کے لئے۔ کوئی کاب نہ تحریر کے بعد ہیں معلوم رہنا  
چلہیے کہ ہم دہاں کب گئے اور کیا تعلق ہوا۔ (جانی)

### پندرہ روزہ تعمیہ حیات ایک تحریک ہے، اس کی توسیع اشاعت میں حصہ ہے۔

- سودی عرب پاکستان میں پڑھوں یہ مکمل  
کی برآمدات میں اضافہ کے پیش نظر مختصر کر سرما یہ  
اوادخانہ ادا کرکیں گے۔ مسجد گریناٹ اور سنگ مرر  
کاری کے تحت ایک رفتاری قائم کرے گا۔ سودی  
لاکھ مریخ میٹر ہو گا۔ اس یاد کا رسجدہ پر کم از کم ۱۵۰ میٹر  
وزیر خزانے اس ضمن میں بتایا کہ جلد ہی سودی  
عرب کا ایک وفر پاکستان کا دورہ کرے گا۔ ہوشک  
منصوبہ بندی کے امور کا چائزہ لے گا۔  
یہ ہو گی کہ یہ حریمین شریفین کے بعد صلح عرب کے علاقہ  
میں مشرق وسطی کی سب سے بڑی مسجد ہو گی۔
- امریکی صدر ملک فشن نے ۹۶-۱۹۹۵ کے  
لئے ایک کھرب ۶۱ ارب ڈالر کا بجٹ کا نگریں میں  
لے ایک بی بی کی ریڈیو کے مطابق جیسیں فوج ٹکڑوں

# تَعْمِيرُ حَيَاةٍ

پندرہ فارروز

## انبیاء کی تعلیمات سے نیازی کا انعام

مہذب اور ترقی یافتہ قومیں جو اپنے اپنے زمانہ میں تہذیب و ثقافت اداخت اور علمی ایجادات میں بلت ترین معيار بنتے رہی ہوئی تھیں وہ بھی انبیاء کے کرام کی لائی ہوئی تعلیمات اور ان کے مخصوص علم کی اتنی ہی ضرورت مند تھیں جتنا کہ دریا میں ڈوبنے والا سہاکے کے لیے کسی کشتمی کا محتاج ہوتا ہے، یا زندگی سے مایوس مریض کو اسی سردوکی ضرورت ہوتی ہے، ان ترقی یافتہ قوموں کے افراد اس مخصوص اور ضروری علم کے اعتبار سے (دوسرے علوم یا تہذیب و تمدن میں جتنے بھی آگے رہے ہوں) طفیل شیرخوار جاہلی عص اور تہی دست و بے بیضاعت تھے، اور انہوں نے اپنی علمی کامیابیوں اور تمدنی ترقیات کے باوجود جب اس عالم کو رد کر دیا اور اس کا مذاق اٹایا تو انہوں نے اپنے لیے اور اپنے قوم و معاشرہ کے لیے تباہی دہلاکت کو دعوت دی، متعدد ترقی یافتہ اور متعدد قومیں جو عالم و ادب کے بیش بہا خنزاروں سے مالا مال تھیں اور ذکاوت و عبقريت میں جن کی مثال دی جاتی تھی، اس انکار، تکبر، غرور، خود پرستی اور اپنے علم اور صنعتوں پر فخر کا شکار ہو چکی ہے، اپنے زمانہ کے بھی کی لائی ہوئی تعلیمات کو انہوں نے حقارت اور غرت کی نظر سے دیکھا، اس سے بے نیازی بر قی، اس کو بے کار ایسے تھیت سمجھا، تو وہ اسی غروری کی نذر ہو گئیں، اور وہ حماقت جو اعلیٰ ذہانت نظر آتی تھی، وہ تنگ نظری جس کو اس وقت دور اندیشی اور حقیقت شناسی کہا جاتا تھا، ان کو لے ڈالی اور انہوں نے اپنے کئے کامزہ چکھ لیا۔

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی  
(از: ساخنہ منصبہ نبوت)

# TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY  
NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (India)

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف  
صنبل سے تیار کردہ خوشبو  
دار عطریات، عمدہ و اعلیٰ  
قسم کے روغنیات و عرق  
یکوڑہ، عرق گلاب  
و دیگر عطریات کی



ایک قابل اعتماد دوکان۔ ایک مرتبہ  
ترشیف لاکر خدمت کا موقع دیں

خط و کتابت کا بیت ۷۶

نون: 268898

اظہار احمد انڈ سس پیر فیور مس، چوک لکھنؤ

آپ کی خدمت میں جدید و دلکش  
سو نے چادری کے زیورات کیلئے

ہمارا نیا شور و م

گھنٹہ پیلس

حاجی عبد الرزوف خاں، حاجی محمد فتحی خاں، محمد معرف خاں

ایک مسجد کے سامنے اکبری گیٹ چوک لکھنؤ

نون: 267910



جاپیل پیڈر کے ذریعہ آنکھوں کی جانش کی جاتی ہے

Auto Refracto Meter AR-860

چشم سے متعلق تمام چیزیں دستیاب ہیں  
یک بار خدمت کا موقع دیں

اے۔ رجن (علیگ)

چشم کھر، محلہ مہاجن ٹول پوسٹ سرائیز

صلع عظیم گڑھ ۲۴۳۰۵ نون: 768482

نورانی میل



دروز، میوت کی بہترین دوا

لیبل پر ڈرگ لائنس نمبر  
کمپ سول پر (A) مارک ضرور تھیں، اندین کمپنی کی کمیں کوئی  
برائی نہیں ہے وہ حکومت کے ہائی میوکا بنا اصلی نورانی میل میوکا  
پرستہ دیکھ کر خریدیں۔

INDIAN CHEMICAL MAU.N.B. 275101